جلد ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش شمارہ ۲

فروری ۱۹۷۳ء

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت آٹھ روپے
دیگر ممالک ایک پونڈ

فی پرچہ پچھتر پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

محرم ۱۳۹۲ ہجری فروری ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر

مسعود احمد دہلوی

قیمت سالانہ
آٹھ روپے

فی پرچہ
پچھتر پیسے

فہرست مضامین

پبلشر .... چوہدری محمد ابراہیم

مطبع .... ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت .... دفتر ماہنامہ انصار اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۴ ماھنامہ انصار اللہ ربوہ شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی رُو سے مصلح موعود کی بنیادی صفت

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (جو عرف عام میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے) اور بعد کی الہامی تصریحات کی رُو سے مصلح موعود کی کم از کم ترپّن (۵۳) علامات بیان کی گئی ہیں۔ ان سب علامات میں مصلح موعود کی صفات کی طرف ہی اشارہ ہے وہ علامات یا صفات یہ ہیں:۔

(۱) قدرت کا نشان (۲) رحمت کا نشان (۳) قربت کا نشان (۴) فضل کا نشان (۵) احسان کا نشان (۶) صاحب شکوہ (۷) صاحبِ عظمت (۸) صاحب دولت (۹) مسیحی نفس (۱۰) روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرنے والا (۱۱) کلمۃ اللہ (۱۲) وہ جسے خدا تعالےٰ کی رحمت وغیوری نے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا (۱۳) سخت ذہین (۱۴) سخت فہیم (۱۵) دل کا حلیم (۱۶) علوم ظاہری سے پُر (۱۷) علوم باطنی سے پُر (۱۸) تین کو چار کرنے والا (۱۹) دوشنبہ کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہوگا (۲۰) فرزند دلبند (۲۱) گرامی ارجمند (۲۲) مظہر الاول (۲۳) مظہر الآخر (۲۴) مظہر الحق (۲۵) مظہر العلاء (۲۶) کانّ اللہ نزل من السماء کا مصداق (۲۷) اس کا نزول بہت مبارک ہوگا (۲۸) اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا (۲۹) وہ نور ہوگا (۳۰) خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح (۳۱) خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا (۳۲) خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا (۳۳) جلد جلد بڑھنے والا (۳۴) اسیروں

کا رستگار (۳۵) زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا (۳۶) قومیں اس سے برکت پائیں گی (۳۷) وہ اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا (۳۸) اولوالعزم (۳۹) دیر سے آنے والا (۴۰) دور سے آنے والا (۴۱) فخر رسل (۴۲) اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی (۴۳) اس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی (۴۴) یوسف (۴۵) بشیر الدولہ (۴۶) شادی خان (۴۷) عالم کباب (۴۸) حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر (۴۹) کلمۃ العزیز (۵۰) کلمۃ اللہ خان (۵۱) ناصر الدین (۵۲) فاتح الدین (۵۳) بشیر ثانی۔

ان میں سے ہر علامت اپنی جگہ ایک مستقل پیشگوئی کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لحاظ سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کم از کم ترپّن ۵۳ پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ یہ سب پیشگوئیاں ان کے اصل اور حقیقی مصداق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجودِ باجود میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو کر اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب ہوئیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ ترپّن ۵۳ پیشگوئیاں دراصل مصلح موعود کی ۵۳ صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔ تاہم ان ۵۳ صفات میں سے ایک صفت ایسی ہے جسے بنیادی صفت کا درجہ حاصل ہے اور باقی تمام صفات اسی کے گرد گھومتی ہیں۔ فی الوقت ہم مصلح موعود کی اس بنیادی صفت پر ہی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

مصلح موعود کی وہ بنیادی صفت اس کا الٰہی نور سے منوّر ہونا ہے اور اس صفت کا ذکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے الہامی الفاظ میں سے اس فقرہ میں کیا گیا ہے کہ:-

"نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ وہ جن اخص وجودوں کو روحانی انقلاب برپا کرنے کی غرض سے عزیمت اور امامت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے خواہ وہ مامور ہوں یا غیر مامور انہیں وہ اپنے نور سے ضرور منوّر کرتا ہے۔ وہ اس الٰہی نور کے ذریعہ ہی دنیا کی ظلمتوں کو پاش پاش کر دکھاتے ہیں۔ اس لئے کہ نور کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ظاہر ہو وہ کبھی چھپ کر نہیں رہ سکتا۔ جن اخص وجودوں کو اللہ تعالےٰ غایت درجہ کی محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کے سبب اپنے نور سے منوّر کرتا ہے ان کا وہ نور ضرور پھیلتا ہے اور دور دور تک پھیلتا ہے۔ جو لوگ ان سے تعلق پکڑتے ہیں خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں وہ نور ان پر اثر کرنے لگتا ہے اور ان میں بھی ایک پاک تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اس طرح دنیا میں روحانی انقلاب کی طرح پڑتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ حسب پیشگوئی اللہ تعالےٰ کا مصلح موعود کو خود اپنا نور قرار دینا اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ مصلح موعود کی جملہ رفیع الشان صفات اس نور کا ہی پرتو ہوں گی اور اس کے

ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا ہو کر رہے گا۔ سو جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ مصلح موعود کا "نور" ہونا اس کی بنیادی صفت پر دلالت کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر (جو آپ کے عہد خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ تھا) تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"اس پیشگوئی (پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں۔ اور گزشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوارِ الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعہ نازل ہوتے رہے۔ ہم نے آپ کی ہر حرکت و سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے اخبارِ غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہوا۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے اور آپ کے فیضِ صحبت سے ہم نے بہت سے روحانی برکات حاصل کئے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے، کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو ہمارے افق پر طلوع ہوا اور ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔"

(الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے احیاءِ و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا خود الٰہی نور سے بھرپور و معمور تھے۔ اسی لئے آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"اِس تاریکی کے زمانہ کا نُور میں ہی ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کر دوں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کے تسلّی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔ اِس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں اور تاریکی سے خوش ہیں مگر مَیں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے

نوعِ انسان کی ہمدردی کروں۔" (مسیح ہندوستان میں ص")

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حُسن و احسان میں نظیر اور خود اپنی ذات میں نُور تھے جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا۔ اس لئے آپ نے بھی اپنے مقدس و مبارک ۵۲ سالہ عہدِ خلافت میں زمین کے کناروں تک دنیا کی سچے خدا کی طرف راہ نمائی کی اور سینکڑوں ہزاروں ہی نہیں لاکھوں انسانوں کو ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے دنیا بھر میں تیار کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ بھی حق کے طالبوں کے تسلّی پانے کے لئے آسمانی نشان ظاہر فرمائے اور آپ کی تائید میں بھی عجیب کام دکھلائے اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید آپ پر بھی کھولے اور پاک معارف اور علوم کے خزانے آپ کو بھی عطا فرمائے جنہیں آپ نے اس شان سے لوگوں میں تقسیم کیا کہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوئے بغیر نہ رہا اور انہیں جو خدا کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے ایک کھلی نشانی ملی اور اس طرح مجرموں کی راہ ظاہر ہوئے بغیر نہ رہی۔

پھر پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ایک دوسرے سے متصل دو نوروں کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی جیسا کہ "نور آتا ہے نور" کے الہامی فقرہ میں اوّل و آخر "نور" کے لفظ کی تکرار سے ظاہر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو خود حسب بشارت ایک مجسّم نور تھے آپ کے معاً بعد ظاہر ہونے والے دوسرے نور کی ایک رؤیا کے ذریعہ اطلاع دی اور آپ نے اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں نے ایک خواب دیکھی کہ مَیں ایک راستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی . . . . . مَیں نے خواب میں خیال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا . . . . . میرے دل میں گذرا کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا کا نور اس کے جسم کے ذرّہ ذرّہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور اس دروازہ کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گذر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔" (الفضل ۱۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

چنانچہ اس خواب میں ملنے والی بشارت کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کے بعد منصب خلافت پر فائز فرمایا اور آپ کے وجود باجود کو اپنے نور سے منوّر کرکے آپ کو دنیا کی ظلمتیں دُور کرنے کا وسیلہ بنایا اور اس طرح دنیا پر یہ آشکار کر دکھایا کہ آپ "نور آتا ہے نور" کی الہامی بشارت میں موخرالذکر "نور" کے مصداق اور مصلح موعود کی بنیادی صفت ـ "نور" ـ سے متصف ہیں اور اس لحاظ سے آپ کا زمانہ بھی دراصل مصلح موعود ہی کا زمانہ ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں مصلح موعود کے ہاتھوں قائم ہونے والی غلبۂ اسلام کی بنیاد پر پُرشکوہ عمارت تعمیر ہوئی اور اسلام کو اطراف وجوانب عالم میں عظیم فتوحات ملنی مقدر ہیں۔ آج یورپ امریکہ اور افریقہ میں حاصل ہونے والی ان فتوحات کو ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ افریقی ممالک میں درجنوں احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سکنڈری سکولوں کا قیام، براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کے قیام کی مساعی نیز لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید مع ترجمہ کے نسخوں کی دنیا کے مختلف ممالک میں اشاعت اور تقسیم کے انتظامات نیز مسجدوں اور تبلیغی مشنوں اور نئی جماعتوں کا معرضِ وجود میں آنا اور دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد کا ایک کروڑ سے تجاوز کر جانا اس کے وہ منہ بولتے ثبوت ہیں جس پر دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے اور عیسائی مشنز اپنی پسپائی اور اسلام کی پیش قدمی پر گھبرا اٹھے ہیں اور اب ان کی اس گھبراہٹ میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا اس لئے کہ خدائی نور سے منوّر وجود باجود ایدہ اللہ الودود نے خدا سے خبر پاکر یہ بشارت بھی دنیا کو پہلے ہی سنادی ہے کہ :-

"میں تمام جماعت کو جو یہاں موجود ہے اور پوری دنیا کو کامل یقین کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال کے اندر دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہونے والا ہے وہ دن قریب ہیں جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام کو قبول کر چکی ہوگی اور دنیا کی سب طاقتیں اور ملک بھی اس آنے والے روحانی انقلاب کو روک نہیں سکتے۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء بحوالہ الفضل مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۶ء)

یہ عظیم الشان تغیر پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق ہی ظہور میں آئے گا اس لئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کی خبر نہایت زوردار الفاظ میں دیتے ہوئے فرمایا تھا :-

"دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے، عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد (غلبۂ اسلام کے مقصد) میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری

دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔" (الموعود طبع اول ص۲۱۱)

الغرض پیشگوئی مصلح موعود کے اثرات اور طیب و شیریں ثمرات آج بھی جاری ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز (کہ وہ بھی مصلح موعود کی بنیادی صفت "نور" سے متصف ہیں) کے انقلاب انگیز کارناموں کے نتیجہ میں اسلام مسلسل غالب آتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ غلبہ نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائے گا۔ جب تک کہ یہ پورے کرۂ ارض پر محیط نہ ہو جائے۔

خارق عادت نشانوں کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب اللہ تعالےٰ دنیا میں کسی کو مامور کر کے بھیجتا ہے تو اس کی تائید میں خارق عادت نشان بھی ظاہر کرتا ہے چنانچہ اِس جگہ بھی اس نے میری تائید کے لئے بہت سے نشان ظاہر کئے ہیں جن کو لاکھوں انسانوں نے دیکھا ہے اور وہ اس پر گواہ ہیں تاہم میں اپنے خدا پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ اُس نے انہی نشانوں پر حصر نہیں کیا اور آئندہ اس سلسلہ کو بند نہیں کیا۔ وقتاً فوقتاً وہ اپنے ارادہ سے جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ ... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

عظیم الشان نشان آسمانی

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولےٰ اکمل و افضل واتم ہے۔ کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے ... جن کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتےٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ)

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد

"اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء .... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا...... ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہوجائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

"بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں، لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

(اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۷۶)

مصلح موعود کی ولادت باسعادت

"خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولو العزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ہجری بروز دوشنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔" (اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء المرقوم تکمیل تبلیغ)

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم کئے گئے، چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فَهٰذَا يَوْمُ تَهْنِيَةٍ وَفَتْحٍ

—(یہ مبارک بادی اور فتح کا دن ہے۔)—

رَئَيْنَا النَّيِّرَيْنِ كَمَا أَشَرْتَ ۔۔۔ قَدِ انْخَسَفَا لِتَنْوِيْرِ الْأَنَامِ

ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا ۔۔۔ ان دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو۔

بِحَمْدِ اللّٰهِ قَدْ خُسِفَا وَكَانَا ۔۔۔ شَرِيْكَيْ مِحَنِ أَيَّامِ الصِّيَامِ

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ دونوں کو گرہن لگ گیا ۔۔۔ اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے۔

أَتَانَا النَّصْرُ بَعْدَ ثَلٰثِ مِائَةٍ ۔۔۔ وَبَعْدَ مُرُوْرِ مُدَّةِ أَلْفِ عَامٍ

ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی مدد ۔۔۔ تیرہ سو سال گزرنے کے بعد آئی۔

بَدَا أَمْرٌ يُعِيْنُ الصَّادِقِيْنَا ۔۔۔ وَلَا يُبْقِيْ شُكُوْكَ ذَوِي الْخِصَامِ

وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے۔ ۔۔۔ اور جھگڑے والوں کے شکوک کو باقی نہیں رکھتا

بَدَا بَطَلٌ يُحَارِبُ كُلَّ خَصْمٍ ۔۔۔ وَيَضْرِبُ بِالصَّوَارِمِ وَالسِّهَامِ

وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر ایک دشمن سے لڑائی کرتا ہے ۔۔۔ اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے۔

فَلَيْسَ لِمُنْكِرٍ عُذْرٌ صَحِيْحٌ ۔۔۔ سِوَى التَّسْوِيْلِ زُوْرًا كَالْحَرَامِ

پس منکر کا کوئی عذر صحیح نہیں ہے ۔۔۔ سوائے اسکے کہ وہ حرام کام کرنیوالوں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

فَهٰذَا يَوْمُ تَهْنِيَةٍ وَفَتْحٍ ۔۔۔ وَتَنْجِيَةِ الْخَلَائِقِ مِنْ أٰثَامٍ

پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا دن ہے۔ ۔۔۔ اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے۔

(نور الحق)

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روئے دل را بجانب دیں کُن

(اپنے دل کا رخ دین کی طرف کر دے)

اے کہ دیوانۂ پئے اموال!
اے وہ جو کہ زر و اموال کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے

واہ کہ در کارِ دیں چنیں اہمال
افسوس! دین کے کام میں اس قدر فروگزاشت۔

روئے دل را بجانبِ دیں کُن
اپنے دل کا رُخ دین کی طرف کر دے۔

فکرِ آخر غمِ نخستیں کُن!
اور آخرت کے فکر کو سب سے مقدم فکر بنا لے

حصرِ تو قیاس در ہمہ حال
تیرا ہر حال میں قیاس پر ہی انحصار رکھنا

ہست بر حمق تو یک استدلال
تیری بے وقوفی پر ایک دلیل ہے۔

تا نہ فرماں رسد با علانے
جب تک اعلان کے طور پر کوئی حکم نہ پہنچے

چوں شود کس مطیعِ فرمانے
تو کیوں ایسے حکم کا مطیع ہوتا ہے۔

تا نہ حکمے شود ظہور پذیر!
جب تک حاکم کا حکم ظاہر نہ ہو۔

چوں توانائی شدن مطیع امیر
تب تک تو حاکم کی اطاعت کس طرح کر سکتا ہے

تا نہ گردد کسے زحق مامور!
جب تک کوئی حق کی طرف سے مامور نہ ہو

کفر و ایماں چناں کنند ظہور
تو (لوگوں کے) کفر و ایمان کیونکر ظاہر ہوں۔

تا نیاید اشارتے زِ نگار!
جب تک اس محبوب کی طرف سے اشارہ نہ ہو۔

چہ بر آید ز دستِ عاشقِ زار
تو عاشق کے ہاتھوں سے کیا کام ظہور میں آ سکتا ہے

فرق در سرکش و مطیعِ خدا
خدا کے سرکش اور مطیع میں جو فرق ہے

جز بہ حکمش چساں شود پیدا
بغیر اس کے حکم کے کس طرح پیدا ہو گا

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

ساری دنیا اِس امر پر گواہ ہے کہ پیشگوئی مُصلحِ موعود پوری ہو گئی

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

۵-۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو بمقام لاہور اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر یہ انکشاف فرمایا تھا کہ حضور ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ چنانچہ حضور نے سب سے پہلے اس کا اعلان مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو قادیان میں ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ اس کے بعد ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور میں اور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں منعقدہ عظیم الشان جلسوں میں حضور نے اعلان فرمایا۔ لاہور کے جلسہ میں حضور نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

وہ عظیم الشان پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں فرمائی تھی پوری ہو گئی۔ اس پیشگوئی کی صداقت پر وہ لاکھوں لوگ گواہ ہیں جو میرے ذریعہ اسلام پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ توحید پر قائم ہوئے جو میرے ذریعہ خدا اور اس کے رسولؐ کے والہ و شیدا بنے۔ عیسائی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آریہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ مسلمان اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آج سے اٹھاون سال پہلے خدائے علیم و خبیر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی تھی کہ میرا ایک بیٹا ہو گا اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ انگلستان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سپین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اٹلی اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ برلن اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہنگری اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ البانیہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یوگوسلاویہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ پولینڈ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ زیکوسلویکیا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ شمالی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جنوبی امریکہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سیرالیون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ گولڈ کوسٹ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ نائیجیریا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ مصر اس بات کا

گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کینیا کالونی اس بات پر گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ یوگنڈا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ زنجبار اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ٹانگانیکا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سیلون اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ماریشس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی فلسطین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ شام اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ روس اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ چین اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جاپان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ سماٹرا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ جاوا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ملایا اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ بورنیو اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ ایران اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کابل اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ہندوستان کا گوشہ گوشہ اس بات کا گواہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ دنیا میں کون ایسا انسان ہے جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ دلوں کو فتح کرسکے۔ دنیا میں کون ایسا انسان ہے جو لوگوں کو اس عظیم الشان قربانی پر آمادہ کرسکے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہی ہاتھ تھا جس نے دنیا میں اس قدر تغیرات پیدا کئے۔ یہ خدا کا ہی ہاتھ تھا جس نے لوگوں کے دلوں کو کھینچا اور انہیں اسلام کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے آمادہ کردیا۔ چنانچہ ایک طرف اگر خدا نے یہ خبر دی کہ وہ میرے ذریعہ دنیا میں اسلام کا نام روشن کرے گا تو دوسری طرف اس نے ایک غریب جماعت میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وہ ایمان پیدا کردیا جس کی مثال آج روئے زمین پر اور کوئی جماعت پیش نہیں کرسکتی۔ ایک خطبہ جمعہ میں میں نے جماعت کے سامنے اعلان کیا کہ اسلام اس وقت تم سے خاص قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ تم اگر خدا کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی تمام جائدادیں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کردو۔ تاکہ جب بھی اسلام پر کفر کا حملہ ہو ہمیں اس کے مقابلہ کے لئے یہ پریشانی نہ ہو کہ ہم روپیہ کہاں سے لائیں بلکہ ہر وقت ہمارے پاس جائدادیں موجود ہوں جن کو فروخت کرکے یا گروی رکھ کر ہم اسلام کی تبلیغ آسانی سے کرسکیں۔ ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ مگر جمعہ کے دن دو بجے میں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپیہ سے زائد کی جائدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمتِ اسلام کے لئے وقف کردیں۔ جن میں پانچ سو سے زیادہ مربعے زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپے کے وعدے ہیں۔

یہ وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کے نشانات ہیں جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں .... خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے۔ دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ تب خدا نے میرے ہاتھ سے ان اناڑی لوگوں کو دنیا میں بھجوایا اور انہوں نے ہزاروں افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا۔ جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا۔ وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے کہ ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ قوموں نے ہماری مخالفت کی۔ ملکوں نے ہماری مخالفت کی حکومتوں نے ہماری مخالفت کی۔ مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

پس اے اہلِ لاہور میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائیگا۔ . . . خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کردیگا میں ایک انسان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ ان الّذین اتبعوك فوق الّذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ اے محمود میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بے شک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگئے، تو بے شک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو کہ تمہارا کیا انجام ہو گا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔" (الوصیت)

"وہ — حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت و عظمت کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ مصلح موعودؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل و نظیر قرار دیا گیا۔ تاکہ اس کے مقاصد اور کارنامے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد اور کارنامے قرار پائیں۔ نیز چونکہ مصلح موعود کا وجود ظاہری اور باطنی دونوں طور پر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات کا مظہر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

یہاں خالی "نظیر" کا لفظ نہیں۔ نہ ہی صرف "حسن" یا صرف "احسان" میں نظیر ہونا قرار دیا گیا ہے بلکہ

"حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

کہا گیا ہے تاکہ ظاہری و باطنی دونوں پہلوؤں سے مماثلت ثابت ہو۔

مصلح موعود کو یہ نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اسی رنگ میں ہے جس رنگ میں کہ رؤیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضورؑ کو فرمایا:

"انت سلمان و منی یا ذاالبرکات (تذکرہ طبع دوم ص۵۹۶)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی برکات دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی برکات ہیں کیونکہ "منی" کے لفظ کے ذریعہ مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں سے ہی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کی برکات مسیح موعود علیہ السلام کی ہی برکات ہیں۔

نیز چونکہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا تھا۔

"یہ ... ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا اور ایسی ... بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ)

اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ خطاب ملا۔

انت سلمان وصنی یا ذالبرکات

پس ضروری تھا کہ مصلح موعود کو حضور کا حسن و احسان میں نظیر" قرار دیا جاتا تاکہ مصلح موعود کی برکات مسیح موعود کی ہی برکات قرار پائیں اور ان کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات تمام زمین پر پھیل جائیں۔ ذالک تقدیر العزیز الحکیم۔

اب یہ عاجز کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس پہلو کے بارہ میں عرض کرتا ہے۔

"حسن میں نظیر" | حسن کا تعلق ظاہر سے ہے اور مصلح موعود کی ظاہری صفات و علامات جو الہامات میں بیان ہوئی ہیں۔ اگر ان پر غور کیا جائے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محاسن و صفات کا اعادہ نظر نظر آئیں گی۔ چنانچہ ذیل میں یہ عاجز بعض الہامات درباره حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور الہامات درباره حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لکھ کر اپنے استدلال کی تائید میں پیش کرتا ہے۔

(نوٹ:- چونکہ مصلح موعود کے بارہ میں الہامات تقریباً تمام اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں سے لئے گئے ہیں اس لئے ان کا حوالہ دہرانے کی ضرورت نہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فضیلت میں جو الہامات درج ذیل ہیں ان کے حوالہ جات "تذکرہ" طبع دوم سے دیئے گئے ہیں)

الہامات درباره مسیح موعودؑ	الہامات درباره مصلح موعودؓ
- رحمة من عنده (تذکرہ ص۲۵۳)	- "رحمت کا نشان"
- "تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"	- "قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان"
- دنیٰ منک الفضل (تذکرہ ص۵۳۰)	- "فضل اور احسان کا نشان" "اس کے ساتھ فضل ہے"
- "اے مظفر! تجھ پر سلام"	- "فتح اور ظفر کی کلید"
- "وکان عند اللہ وجیھا" فرمایا: "خدا نے مخالفوں کے الزاموں سے اس کو بری اور پاک ثابت کیا وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔" (تذکرہ ص۶۱)	- "وجیہہ اور پاک لڑکا" "زکی غلام"
- انی معک یا ابن رسول اللہ (تذکرہ ص۵۱۵)	- "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔"

— یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک
فی الدنیا والاخرۃ (تذکرہ ص۵۰)
خزائن رحمۃ ربک (تذکرہ ص۱۵)
شانک عجیب (تذکرہ ص۹۶)
— "امراض الناس وبرکاتہ" تذکرہ ص۱۰۰)
فرمایا:- "مبارک کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے لوگوں
کی روحانی بیماریاں دور ہونگی اور جن کے نفس سعید ہیں وہ
تیری باتوں کے ذریعہ رشد اور ہدایت پا جائیں گے۔ اور
ایسے ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں۔"
— "یحمدک اللہ من عرشہ نحمدک ونصلی
(تذکرہ ص۴۳)

— انک الیوم لدینا مکین امین ذوعقل
متین (تذکرہ ص۱۵۱)
— تلطف بالناس وترحم علیہم انت
فیہم بمنزلۃ موسیٰ واصبر علی ما
یقولون (تذکرہ ص۱۰۸)
فرمایا:- حضرت موسیٰ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام
نبیوں سے سبقت لے گئے تھے ..... توریت سے ثابت
ہے کہ جو حضرت موسیٰ نے رفق و حلم و اخلاق فاضلہ میں سب اسرائیلی
نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے۔"
— الرحمٰن ۔ علم القرآن (تذکرہ ص۱۴۲)
فرمایا:- "اس الہام کی رو سے مجھے قرآنی علوم عطا کئے ..... اور
مجھے سمندر کی طرح معارف وحقائق سے بھر دیا"
— (کشف میں) "میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز
کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ

— وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔"
"فرزند دلبند گرامی ارجمند"

— "اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں
سے صاف کرے گا۔"

— "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے
اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔"
— "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔"

— "دل کا حلیم"

— "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

— "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔"
(یعنی مصلح موعودؓ نے چوتھا مرکز اشاعتِ اسلام ربوہ

اور قادیان" (تذکرہ ص۷۷)

— یوم الاثنین و فتح الحنین (تذکرہ ص۴۷۶)

— یا احمد بارک اللہ فیک ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (تذکرہ ص۱۳)

— "میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ ص۱۰۴)

فرمایا۔ "یہ وہی چمکار ہے جو کوہ طور کی چمکار سے شباہت رکھتی ہے۔ اور اس سے مراد جلالی معجزات ہیں۔ جیسا کہ کوہ طور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے۔"

— یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ (تذکرہ ص۸۴)

— اِنی راحم منك (تذکرہ ص۶۷)

نظر اللہ الیك معطرا (تذکرہ ص۲۱۴)

— نفخت فیك من لدنی روح الصدق (تذکرہ ص۹۵)

— انی معك وکن معی اینما کنت (تذکرہ ص۹۴)

— انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ (تذکرہ ص۱۰۴)

— فرمایا "بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا۔" (تذکرہ ص۲۰۴)

— "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت

میں قائم فرمایا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں مرکز قائم فرمایا تھا)

— "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

— مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک..."

— "اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

— "نور آتا ہے نور"

— "جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔"

— "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔"

— "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔"

— "وہ جلد جلد بڑھے گا۔"

— "اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔"

— "اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس

دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا" (تذکرہ ص۱۹۱)

- یا عبدالرافع انی رافعک الی (تذکرہ ص۱۲۶)

- عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا (تذکرہ ص۱۶۴)

- اذا عزمت فتوکل علی اللہ (تذکرہ ص۱۲۳)

- جری اللہ فی حلل المرسلین (تذکرہ ص۷۴)

سے برکت پائیں گی"۔

- "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا"۔

- "محمود"

- "اولوالعزم"

- "فخرِ رسل"

پس اوپر کے الہامات پر نظر دوڑانے سے خوب واضح ہو جاتا ہے کہ مصلح موعود کا "حسن"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "حسن" ہی کی تصویر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

فضائل ذریتِ طیبہ اور مصلح موعود } حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات اپنی اولاد اور مصلح موعود کے بارہ میں یہ ہیں:۔

ساھب لک غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ۔ انا نبشرک بغلامٍ اسمہ یحییٰ (تذکرہ طبع دوم ص۳۵۰)

حضورؑ ان الہامات کا یہ ترجمہ فرماتے ہیں:۔

"میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا)"

چونکہ ان الہامات میں آگے یہ الہام بھی ہے۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً

جس کا مصلح موعود سے تعلق ہے اس لئے

ساھب لک غلاماً زکیا۔

سے مصلح موعودؓ کا وجود ہی مراد لیا جائے گا اگرچہ یہ الہام مصلح موعودؓ کی پیدائش سے بعد کے ہیں۔ لیکن چونکہ مصلح موعودؓ کا اصل ظہور اس کی خلافت کے قیام کے ساتھ مقدر تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات تک الہامات میں مصلح موعود کے متعلق بشارات نظر آتی ہیں۔

اوپر کے الہامات میں "پاک غلام" کی زندہ رہنے کی جو علامت بیان ہوئی ہے۔ عاجز کے نزدیک وہ بشیر اوّل

کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے بعد آنے والا بشیر ثانی یعنی مصلح موعود لمبی عمر پائے گا۔

مقصد ان الہامات کے درج کرنے کا یہ ہے کہ ان میں حضورؑ کی الہامی دعا

رب ھب لی ذریۃ طیبۃ

ہے۔ اولاد انسان کی یادگار ہوتی ہے۔ یعنی دنیا میں اولاد و نسل کے ذریعہ کسی انسان کی یاد قائم رہتی ہے۔ پس حضورؑ کی اس الہامی دعا میں "ذریت طیبہ" کی بشارت ہے۔ تا کہ دنیا میں حضور کی پاک یاد قائم رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو مصلح موعود کے بارہ میں خصوصی بشارات کے علاوہ، باقی اولاد اور آئندہ خاندان کے بارہ میں بھی بشارات عطا کیں جیسا کہ فرمایا:۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

نیز حضورؑ اپنے منظوم کلام میں اپنی اولاد کے متعلق فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ۔۔۔ بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد ۔۔۔ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میری اولاد سب تیری عطا ہے ۔۔۔ ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے ۔۔۔ یہی ہے پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب ۔۔۔ یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تو نے وہ اے رب ارباب ۔۔۔ کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی (درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد مبشر اولاد ہے۔ حضورؑ کے الہامات میں ہر لڑکے کے متعلق بشارات پائی جاتی ہیں۔ بشیر اول اور بشیر ثانی یعنی سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو مندرجہ ذیل

تین فرزند عطا کئے۔

ا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ:۔ آپ کے متعلق حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالاتِ اسلام کے صفحہ ۲۸۶ میں کی گئی ہے ...... اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں یاتی قمر الانبیاء و امرك یتاتی۔ یسر اللہ وجهك۔ و ینیر برهانك۔ سیولد لك الولد۔ و یدنی منك الفضل۔ ان نوری قریب۔ یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔ یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا .... اور میرا نور قریب ہے ...... اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔" (تریاق القلوب بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۲۱۵)

ب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ:۔ آپ کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"جب یہ پیدا ہوا تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا جس پر لکھا تھا معمّر اللہ" (تذکرہ طبع دوم ص۲۷۵)

ج۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد:۔ آپ کے متعلق حضورؑ اپنی کتاب "انجام آتھم" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"و بشرنی ربی برابع رحمة وقال انه یجعل الثلثة اربعة ....."

(تذکرہ طبع دوم ص۲۹۵)

یعنی میرے رب نے مجھے اپنی رحمت سے ایک چوتھے لڑکے کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کردیگا

اگر غور سے دیکھا جائے تو تمام مبشر لڑکوں کی جو الگ الگ صفات الہامات میں درج ہیں، وہ تمام کی تمام صفات المصلح الموعودؓ میں یکجا پائی جاتی ہیں چنانچہ

ا۔ قمر الانبیاء کے متعلق بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مندرجہ ذیل چار مقامات پر جو دی گئی وہ مصلح موعودؓ پر چسپاں ہوتی ہے۔

اوّل۔ "یجیء الحق و یکشف الصدق و یخسر الخاسرون۔ یاتی قمر الانبیاء و امرك یتاتی۔ ان ربك فعال لما یرید۔ یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنیوں سے زبان اٹھایا وہ ذلت اور رسوائی کا بھی اٹھائیں گے نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

(تذکرہ طبع دوم ص۲۱۸)

اس الہام میں "قمر الانبیاء" کی بشارت کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے ان الہامات کی طرف اشارہ ہے،
"تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں"

دوم۔ لایصدق السفیہ الا صنعۃ الاھلاک ۔عدو لی وعدو لك ۔عجل جسد له خوار۔ قل اتی امر اللہ فلا تکن من المستعجلین ۔یاتیك قمر الانبیاء وامرك یتاتی ۔وکان حقاً علینا نصر المومنین ۔یوم یجئی الحق ویکشف الصدق ویخسر الخاسرون ۔

ترجمہ۔ نادان آدمی ہلاکت کی مار ہی کو مانتا ہے۔ وہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ وہ ایک گوسالہ ہے وہ جسم ہی جسم ہے (روحانیت نہیں) وہ بڑبڑاتا ہے کہ اللہ کا حکم آیا سمجھو، اس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے جس دن حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اٹھانے والے نقصان اٹھائیں گے۔" (تحفہ بغداد بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

ان الہامات میں قمر الانبیاء کی بشارت کے ساتھ لیکھرام کی ہلاکت کے بارہ میں بھی پیشگوئی ہے اور الہامات سے یہ ثابت ہے کہ مصلح موعود کو شدید دشمنانِ دین کی ہلاکت کا نشان بنا کر بھیجا گیا تھا بالخصوص لیکھرام کی ہلاکت کی بنیاد تو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں رکھ دی گئی تھی جو پیشگوئی مصلح موعود کی اشاعت کے لئے چھپوایا گیا تھا۔ نیز ان الہامات میں قمر الانبیاء کے ذریعہ مومنوں کی خاص نصرت کی پیشگوئی ہے اور یہ پیشگوئی نہایت عظیم الشان طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی خلافت کے قیام کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك

سوم: یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیك ۔انا اعطینك الکوثر ۔فصل لربك وانحر ۔ان شانئك ھو الابتر ۔یاتی قمر الانبیاء ۔وامرك یتاتی یوم یجئی الحق ویکشف الصدق ویخسر الخاسرون

ترجمہ۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے۔ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذریت نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر تیرا بدگو بے خبر ہے، یعنی خدا اسے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو خسران میں ہیں ان کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔" (انجام آتھم بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۸۲)

ان الہامات میں الکوثر اور قمر الانبیاء کی اکٹھی بشارت دی۔ اور بعد کے الہامات میں بھی مصلح موعودؓ کی طرف اشارہ ہے فرمایا:۔

انا نبشرک بغلام حلیم۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء (تذکرہ طبع دوم ص۲۸۴)

چہارم۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مومنون۔ یاتی قمر الانبیاء وامرک یتاتی۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ بھونچال آیا اور شدت آیا۔ زمین تہ و بالا کردی۔" (حقیقۃ الوحی بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۶۵۷)

ان الہامات میں مصلح موعود کے متعلق الہام

انا انزلناہ شاھداً الخ

کی طرف اشارہ ہے اور اس الہام کی طرف بھی۔

"اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

نیز بھونچال آیا کی پیشگوئی جو بعد میں ہے۔ وہ بھی ان الہامات کا مصداق مصلح موعودؓ کو قرار دیتی ہے۔ اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم الہامی کلام میں مصلح موعودؓ کو "چاند" قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ایک قیامت خیز تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا　　جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا　　دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت　　کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی

(تذکرہ طبع دوم ص۲۷۴)

(ب) مندرجہ ذیل الہامات میں الہام "معمر اللہ" "مصلح موعودؓ" پر چسپاں ہوتا ہے۔

ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا۔ (ترجمہ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا)

"معمر اللہ۔ نورٌ۔ منوّر اللہ" "خدا تعالیٰ کی تجلّی خاص سے اترا"

(مکتوب پیر سراج الحق نعمانیؓ بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۸۰)

کیونکہ مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت کی ابتداء میں شدید مخالفت اور ابتلاء پیش آئے مگر آپؓ نے جماعت احمدیہ کے برحق امام کی حیثیت سے دشمنوں کو ان الفاظ میں للکارا۔

"کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے"؟

اور اللہ تعالیٰ نے باون سال تک آپؓ کی خلافت کے زمانہ کو ممتد فرمایا اور ہر روز نئی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ اس تمام عرصہ میں آپ کو نوازتا چلا گیا۔

نیز مصلح موعود ہی کی شان میں یہ الہام ہیں:۔

"نور آتا ہے نور" اور "کان اللّٰہ نزل من السماء"

اور مصلح موعودؓ ہی نے تمام بھائیوں میں سب سے لمبی عمر پائی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

(ج) مصلح موعودؓ کے بارہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تین کو چار کرنے والا ہوگا۔"

الغرض یہ پیشگوئی کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ اس رنگ میں بھی پوری ہوئی کہ وہ تمام صفات جو الگ الگ ہر مبشر فرزند کی الہامات میں بیان ہوئیں وہ مصلح موعود کے وجود میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں اور یہ المصلح الموعود کی عظیم الشان اہمیت و برکت کی ایک خاص دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا ایک رؤیا بیان فرماتے ہیں:۔

"ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً۔ جب پڑھا تو محمود سامنے آ کھڑا ہوا۔ پھر دوبارہ اولٰئک پڑھا تو بشیر آ کھڑا ہوا پھر شریف آ گیا پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔"

اسی طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا العالی نے ایک مضمون میں اپنا ایک رؤیا درج فرمایا ہے۔

"سالہا سال گزر چکے مگر وہ خواب اتنا روشن تھا کہ آج ہی گویا دیکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ میرے پیارے میرے چاہنے والے بھائی کی خلافت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا کہ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں، پورے لباس میں کوٹ عمامہ پہنا ہوا ہے، میں پاس کھڑی ہوں میں نے پوچھا کہ مجھے بتا دیں میرے بھائیوں میں سے وہ خاص موعود لڑکا کون سا ہے؟ آپ نے مسکراتے لبوں سے، مسکراتی اور خوشیوں سے بھرپور نظر سے مجھے دیکھا (وہ

آنکھیں وہ خاص نظر پیار کی نظریں کبھی نہیں بھول سکتی) اور فرمایا کہ میری دعاؤں سے تو سارے ہی اپنے اپنے وقت پر فیض پائیں گے مگر یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے۔" (الفضل ۱۰ر نومبر ۱۹۶۷ء)

ایک عظیم الشان کشف } اب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف جو پیشگوئی مصلح موعود سے پہلے کا ہے درج کرتا ہے۔

"بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے ان پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا نقارہ بجے

پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھلائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعبناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں

حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ر اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کاتک ۱۹۴۰ سمت بکرمی ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم بحوالہ تذکرہ طبع دوم ص۱۱۶ و ص۱۱۱)

چونکہ یہ کشف آئندہ کے لئے پیشگوئی تھا۔ اس لئے عاجز کے نزدیک اس کا مصداق المصلح الموعود ہے۔ کیونکہ اس میں جو عظیم الشان علامات دکھائی گئی ہیں وہ پیشگوئی مصلح موعود کی طرف ہی اشارہ کرتی ہیں جیسا کہ

"فتح کا نقارہ بجے" — مترادف "فتح اور ظفر کی کلید"

"سبز پوشاک" — بشیر اول کی وفات کے بعد محمود المصلح الموعودؓ کی پیدائش کی خوشخبری دینے کے لئے "سبز اشتہار" شائع ہوا۔

"سپہ سالار مسلح فتحیاب" — مترادف "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" (نیز دیکھو تفصیل رویا حضرت مصلح موعودؓ کہ سپہ سالار کے عہدہ کا چارج لے رہے ہیں (برکات خلافت)

"حجۃ اللہ القادر" — مترادف "تا وہ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں"

"سلطان احمد مختار" — مترادف "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

پس اس کشف میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھا کر اس کے ذریعہ آئندہ پیشگوئی مصلح موعود کی طرف اشارہ کیا گیا اس سے نہایت واضح طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود کا مکمل طور پر نظیر ہوگا فالحمد للہ تعالیٰ و تبارک اللہ احسن الخالقین۔

"احسانؐ میں نظیر} احسان کا تعلق باطن سے ہے اور کسی وجود کی باطنی قوتوں اور برکتوں کا مدار اس کے روحانی مرتبہ و مقام پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر روحانی مقام و مرتبہ کے متعلق فرماتا ہے:۔

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (النجم)

یعنی "اور وہ (یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بندوں کے اضطراب کو دیکھ کر اور ان پر رحم کرکے خدا سے ملنے کے لئے) اس کے قریب ہوئے اور وہ (خدا) بھی (محمد رسول اللہ صلعم کی ملاقات کے شوق میں) اوپر سے نیچے آگیا اور وہ دونوں کمانوں کے متحدہ وتر کی شکل میں تبدیل ہو گئے۔ اور ہوتے ہوتے اس سے بھی زیادہ قرب کی صورت اختیار کرلی"۔ (تفسیر صغیر)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے مظہر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت حضور پر بھی نازل فرمائی۔ چنانچہ حضور "براہین احمدیہ" میں فی زمانہ قائم ہونے والے "روحانی سلسلہ" کے بانی جسے اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کا "روحانی آدم" قرار دیا ہے (اور جو حضور ہی کا وجود ہے) کے متعلق الہامات اور ان الہامات کی تشریح کے طور پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر بعد اس کے اس روحانی آدم کا روحانی مرتبہ بیان فرمایا اور کہا

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

جب یہ آیت شریفہ جو قرآن شریف کی آیت ہے الہام ہوئی تو . . . . کچھ خفیف سی خواب آگئی اور اس خواب میں اس کے معنی حل کئے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ دنوّ سے مراد قرب الٰہی ہے . . . اور تدلّی سے مراد دو ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کرکے اس ذات رحمٰن و رحیم کی طرح شفقۃً علی العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے اور چونکہ کمالات دنوّ کے کمالات تدلّی سے لازم و ملزوم ہیں پس تدلّی اسی قدر ہوگی جس قدر دنوّ ہے۔ اور دنوّ کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفات الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلوب میں ظہور ہو اور محبوب حقیقی بے شبہ ظلیت اور بے توہم حالیت و محلیت اپنے تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ اس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور روح اللہ کے نفخ کی ماہیت ہے اور یہی تخلق باخلاق اللہ کی اصل بنیاد ہے اور جبکہ تدلّی کی حقیقت کو تخلق باخلاق اللہ لازم ہوا اور کمالیت بالتخلق اس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور ان کے لئے بمقام نصیحت کھڑے ہونا اور ان کی بھلائی کے لئے بدل و جان مصروف ہو جانا اس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادت متصور نہیں اس لئے واصل تام کو مجمع اضداد

ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہو اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی۔ پس وہ ان دونوں قوسوں الوہیت اور انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقع ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔۔۔ پس جاننا چاہیئے کہ اس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور زینت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ہے۔ ایک خداتعالےٰ کی طرف جو وجود قدیم ہے اور ایک اس کے بندوں کی طرف جو وجود محدث ہے۔ اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلےٰ وجوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اس دائرہ کے درمیان انسان کامل بوجہ دنو اور تدلی کے دونوں طرف سے اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وتر دائرے کی دو قوسوں میں ہوتا ہے۔ یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے۔ پہلے اس کو دنو اور قرب الٰہی کی خلعت خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلےٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور نفس جامع التعلقین انسان کامل کا ان دو قوسوں میں قاب قوسین کی طرح ہوتا ہے اور قاب عربی کے محاورہ میں کمان کے چلّہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے۔ پھر اترا یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اس صعود اور نزول کی وجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔ اور چونکہ اس کا رو بخلق ہونا چشمہ صافیہ تخلق باخلاق اللہ سے ہے۔ اس لئے اس کی توجہ بمخلوق توجہ بخالق کی عین ہے۔ یا یوں سمجھو کہ چونکہ مالک حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔ پس جبکہ سالک سیر الی اللہ کرتا کرتا اپنے کمالِ سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اس کو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اس وجہ سے کمال دنو یعنی قرب تام اس کی تدلی یعنی ہبوط کا موجب ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۷۰)

سورۃ النجم میں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ و اکمل و اتم شان بیان ہوئی ہے۔ یہ سورۃ شروع ان آیات مبارکہ سے ہوتی ہے۔

والنجم اذا ھوٰی ۔ ما ضلّ صاحبکم وما غوٰی

ترجمہ:۔ "میں ثریا ستارہ کو جب وہ معنوی طور پر نیچے آ جائے گا اس امر کی شہادت کے لئے پیش کرتا ہوں کہ تمہارا ساتھی نہ راستہ بھولا ہے نہ گمراہ ہوا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا"

مختصر تشریح:- "یہ اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ یعنی اگر ایمان اڑ کر ثریا پر بھی چلا جائے گا تو بھی اسے ایک فارسی شخص وہاں سے واپس لے آئے گا۔ یعنی جب وہ شخص ظاہر ہوگا تو ہر ایک پر کھل جائے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کامل تھی۔ نہ وہ رستہ بھولے تھے اور نہ خواہش نفسانی کے تابع تھے۔" (تفسیر صغیر)

پس آیت ثم دنیٰ فتدلیٰ الخ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دوبارہ نزول اسی قرآنی پیشگوئی کے ظہور کے لئے ہے جو سورۃ النجم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمائی تھی اور پھر جو سورۃ الجمعہ میں آیت واٰخرین منھم کے ذریعہ فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں عظیم الشان قرب الٰہی کا مقام حاصل ہوا اور حضور بھی اس زمانہ میں بحیثیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر کے "کامل طور پر رو بخدا" ہو کر پھر "کامل طور پر رو بخلق ہوئے"

سورۃ النجم کی پیشگوئی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پورا ہونے کا مزید ثبوت حضور کے اس الہام سے ملتا ہے

انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

(ضمیمہ چشمۂ معرفت بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم ص۴۱۲)

یہ الہام حضور پر دوسری مرتبہ بھی نازل ہوا اور ساتھ ہی الہام ہوا۔

جاء الحق و زھق الباطل (ایضاً)

الہام جاء الحق و زھق الباطل میں مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ النجم کا مصداق مصلح موعود بھی ہے۔

اگر پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کو غور کی نگاہ سے دیکھیں تو ہم پر واضح ہو جاتا ہے کہ خود اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کے "کامل طور پر رو بخدا" اور "کامل طور پر رو بخلق" ہونے کی شہادت ان الفاظ میں دے دی ہے۔

مظہر الاول والاٰخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

یہ عاجز اس الہام کے بارہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ مظہر الاول والاٰخر ۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آیت دنیٰ فتدلیٰ الخ جب قرآن مجید میں نازل ہوئی تو اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر مرتبہ کے اظہار کے ذریعہ اولاً آنحضرت صلعم کی برکات کے آنحضرت صلعم کی بعثت اولیٰ کے دور میں تمام دنیا میں پھیلنے کی پیشگوئی کی گئی تھی اور جب قرآن مجید کی دیگر پیشگوئیوں اور احادیث نبوی کے مطابق آنحضرت صلعم کا بروز آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا مظہر بن کر آیا تو یہ آیت دوبارہ اس پر نازل ہوئی

اور اس کے دوبارہ نزول میں یہ پیشگوئی تھی کہ آنحضرتؐ کے برکات واحسانات کا مخلوقِ خدا پر دوبارہ اظہار اب اس بروز کے ذریعہ ہوگا۔

المصلح الموعود کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرتؐ کے بروز کی مشابہت میں عظیم الشان مقام قرب الٰہی عطا ہوا اسی لئے اس کو مظھر الاول و الآخر کا خطاب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملا یعنی مصلح موعود کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا "مظہر" ہے اور بالواسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی "مظھر" ہے۔

(ب) مظھر الحق والعلاء - یہ مصلح موعود کے دنو کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے قریب ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس کے قلب صافی میں الٰہی صفات کا ظہور ہوا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"دنو سے مراد قرب الٰہی ہے ..... اور دنو کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفاتِ الٰہی کے عکوس کا سالک کے قلب میں ظہور ہو اور محبوبِ حقیقی بے شائبہ ظلیت اور بے توہم حالیت و محلیت اپنے تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ اس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور روح اللہ کے نفخ کی ماہیت ہے اور یہی تخلق باخلاق اللہ کی اصل بنیاد ہے۔"

ج کان اللہ نزل من السماء - اور یہ مصلح موعود کی تدلی کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"اور تدلی سے مراد وہ ہبوط اور نزول ہے کہ جب انسان تخلق باخلاق اللہ حاصل کر کے اس ذات رحمٰن و رحیم کی طرح شفقۃً علی العباد عالم خلق کی طرف رجوع کرے۔"

غرض مصلح موعود کا روحانی مقام جو الہام مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء سے واضح ہوتا ہے وہ یقیناً آیت دنیٰ فتدلیٰ الخ کی ظلیت میں ہے جس کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمائے ہیں:

"پس آیت کے بطور تحت اللفظ یہ معنی ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے۔ پھر اترا یعنی خلقت پر ....."

اسی کی طرف اشارہ مصلح موعود کی صفت "قوی الطاقتین" میں ہے کہ وہ عظیم الشان قوت دنو کی اور تدلی کی رکھتا ہوگا۔

اس تمام استدلال کی تائید پیشگوئی مصلح موعود کے آخری الہامی فقرہ سے بھی ہوتی ہے۔ جو یہ ہے۔

"تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

اس الہامی فقرہ میں جو مضمون ہے وہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

پس جبکہ سالک سیر الی اللہ کرتا کرتا اپنے کمالِ سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اس کو لوٹ کر آنا پڑا۔"

فسبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

پس ثابت ہوا کہ المصلح الموعود بلحاظ اپنے عظیم الشان روحانی مقام و مرتبہ اور باطنی قوتوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں) کا نظیر ہے۔ اس لئے وہ تمام برکات و احسانات جو خلق اللہ پر مصلح موعودؓ کی جانب سے ظاہر ہوئے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب ہی سے قرار پائیں گے۔ وھو المراد

اس مضمون کے آخر میں یہ عاجز بطور اس امر کی ایک نہایت روشن اور ایمان افروز شہادت کے حضرت مصلح موعودؓ کی جانب سے سب دنیا پر ایک عظیم الشان احسان کا مختصراً ذکر کرتا ہے۔ جو احسان درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی احسان پر مبنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات کے قریب جو رسالہ الوصیت تحریر فرمایا، اس میں اپنی جماعت کے لئے آئندہ یہ نظام مقرر فرمایا کہ جماعت کے مخلص افراد میں سے ہر ایک

"یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا .... خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے .... ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے ......" (الوصیت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس نظام وصیت پر مبنی ایک عظیم الشان "نظامِ نو" کا نقشہ تمام دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اور ثابت فرما دیا ہے کہ یہی وہ ایک نظام ہے جس کے ذریعہ آئندہ دنیا کے تمام دکھوں اور دردوں کا علاج ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے نظام کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے ...... یہ کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش

کرتے ہیں۔ روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ انگلستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ اُس وقت میرا قائمقام ..... کہے گا کہ نیا نظام "الوصیت" میں موجود ہے۔ اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اُس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے۔" (تقریر نظام نو)

آپؓ نے نظام نو کا نقشہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا اور نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اُس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔" (ایضاً)

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

نشان عقلمندوں کیلئے ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نشان عقلمندوں کے لئے ہوتے ہیں۔ اُن لوگوں کے واسطے نشان نہیں ہوتے جو عقل سے کوئی حصہ نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال نہ ہو اور وہ فضل نہ کرے تو خواہ کوئی ہزاروں ہزار نشان دیکھے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور کچھ نہیں کر سکتا۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات

(مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور ربوہ)

۱۶ رجون ۱۹۳۳ء کو جبکہ خاکسار ضلع سرگودہا وبعض دیگر اضلاع کا مہتمم تبلیغ تھا چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا گیا وہاں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل دو صحابہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جو روایات مجھے لکھوائیں وہ احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

۱۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب

مکرم مولوی نظام الدین صاحب سوہدرہ ضلع سیالکوٹ کے باشندے تھے اور چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودہا میں قیام رکھتے تھے انہوں نے فرمایا:۔

میں ۱۹۰۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان گیا۔ بیعت آٹھ نو ماہ پہلے کر چکا تھا اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت کا مضمون سنایا۔ ان ایام میں ایک رات میزبان کھانا کھلانے کے لئے آئے لیکن جلدی واپس چلے گئے۔ ایک مہمان نے اس میزبان کو کھانا لانے کے لئے کہا لیکن وہ میزبان جلدی سے دروازہ بند کر کے باہر جانے لگے تو مہمان کا ہاتھ دروازہ میں آگیا اور اس کی انگلی کچلی گئی وہ بہت آزردہ ہوئے۔

اسی رات کے آخری حصہ میں وہی میزبان ان کے کمرہ میں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا ہے کہ ایک مہمان کو کھانا نہیں ملا۔ اور اس کی انگلی کچلی گئی ہے۔ اب میں اس مہمان سے معافی مانگنے کے لئے آیا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خود بھی معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی میرے لئے معافی دلا دیں۔ حضرت صاحب بہت ناراض ہیں بالآخر منت سماجت کرنے لگے اور ان صاحب سے معافی حاصل کی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ۱۹۰۸ء میں لاہور میں تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ حضور کی وفات ہوئی تھی۔ حضور مجلس میں تشریف فرما تھے۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے ایک مولوی شمس الدین صاحب ہوتے تھے جو ہمارے ساتھ بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ حضور میری ایک مرغی تھی اسے بلا مار گیا۔ جلدی میں مرغی کو

[illegible]

ہے۔ حضورؑ کی یہ بات سنکر میاں اللہ دتہ صاحب دُور کھڑے رونے لگ گئے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ان کو آگے بلاؤ۔ جب میاں اللہ دتہ صاحب آگے گئے تو انہوں نے حضورؑ سے کہا کہ میری بیعت لیں۔ حضورؑ نے ان کی بیعت لینی شروع کی۔ اور ہم نے جب ان کو بیعت کرتے دیکھا تو ہم نے بھی بیعت کا ارادہ کیا۔ انہوں نے حضورؑ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اور ہم نے ایک دوسرے کے کپڑے پکڑے اور بیعت کی۔ جب ہم حضورؑ کی مجلس سے باہر آئے تو ہم نے میاں اللہ دتہ صاحب سے ان کے رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے پوچھا کہ وہ اس خیال سے روئے کہ انہوں نے بہت بڑا گناہ کیا کہ اتنے عرصہ تک ایک سچے شخص کی مخالفت کرتے رہے۔ نیز ہمارے ساتھ اور بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی ۔

قرار دادِ تعزیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ بر وفات حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس اپنے رکن خصوصی و سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور جماعت احمدیہ کے ممتاز وجود اور منفرد و محترم بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضؓ کی المناک وفات پر دلی غم و اندوہ اور گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے قرب خاص میں اپنی رضا کی جنتوں کا وارث کرے آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ بہت سے ایسے اوصاف و خصائل کے حامل تھے جو ہم سب کے لئے قابلِ تقلید ہیں۔ آپ بہت دعا گو مجسم عجز و انکسار بے نفس از حد خوش خلق اور دل کے حلیم تھے۔ دینی معاملات میں نہایت درجہ غیور اور اطاعت امام کا اعلےٰ نمونہ دکھانے والے بزرگ تھے۔ آپ نومبر ۱۹۵۰ء سے نومبر ۱۹۵۴ء تک یعنی چار سال تک مجلس انصار اللہ کے کامیاب صدر رہے ہیں۔ طبیعت میں انتہائی درجہ رشد و سعادت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے اوائل عمر میں ہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور بیعت سے سات برس قبل حضور علیہ السلام کو ایک خواب کے ذریعہ اس کی اطلاع بخشی جس کی وجہ سے آپ کا مبارک وجود اللہ تعالےٰ کے ایک نشان کا حامل بن گیا۔ سرکاری ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جس طرح بے لوث رنگ میں ربع صدی تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی وہ بھی جملہ اراکین انصار اللہ اور احباب جماعت کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے ۔۔۔ ہم حضرت صاحبزادہ مرحوم کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ، صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور آپ کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز خاندان حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور ہم سب کو آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے اور آپ کے اوصاف کریمانہ کو اپنانے کی توفیق دے آمین

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء

۱۔ تجویز مع وضاحت } قیادتِ عمومی۔ دستور اساسی میں ترامیم :-
ا۔ شق ۳۲ مجلس عاملہ مقام " بجائے ہر ماہ کم از کم ایک بار کے کم از کم تین ماہ میں ایک بار منعقد ہوگا۔"

ب۔ شق ۳۷ مجلس عاملہ مقام " بجائے ہر ماہ کم از کم دو بار کے ہر ماہ کم از کم ایک بار منعقد ہوگا۔"

ج۔ شق ۳۸ مجلس عاملہ حلقہ " بجائے پندرہ روز کے ماہ نہ ہوگا۔"

وضاحت :- ان شقوں میں ترامیم کی تجویز اس لئے پیش کی گئی ہے تا مجلس مقام اور مجلس حلقہ آسانی سے اپنے اپنے فرائض ادا کر سکیں۔ موجودہ صورت یہ ہے کہ مجالس کے لئے (خاص طور پر شہری مجالس) صرف اتوار کا دن ایسا ہوتا ہے جب دوست آسانی سے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اس دن انہوں نے نہ صرف یہ کہ انصار اللہ اور جماعت کے جملہ فرائض ادا کرنے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ اپنے دنیاوی کام بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ صورتِ حال یہ ہے کہ دونوں مجالس کے ۱۰ اجلاس بنتے ہیں جبکہ مہینہ میں اتوار صرف چار بار آتا ہے۔ ان مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مجلس پُرزور سفارش کرتی ہے کہ مندرجہ بالا تجاویز منظور فرما لی جائیں۔ (مجلس دارالذکر لاہور)

سفارش شوریٰ - کثرت رائے سے شوریٰ اسے ردّ کرنے کی سفارش کرتی ہے۔
ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ :- "منظور ہے"۔

۲۔ تجویز } مجلس مرکزیہ انصار اللہ خطوکتابت پر اپنا بے تحاشہ اور بے فائدہ خرچ بند کر دے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مرکز سے آمدہ خطوط کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں کرتا مگر مرکز اس طرح کی فضول خط و کتابت پر ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کر دیتا ہے۔ نیز اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک طرف تو اخبارات اور رسائل میں اعلانات اور ہدایات شائع کر دی جاتی ہیں اور دوسری طرف وہی ہدایات بے تحاشہ چٹھیوں کے ذریعہ بار بار بذریعہ ڈاک بھجوائی جاتی ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ ادھر مقامی زعیم بلکہ امیر جماعت تک کو خطوط آتے ہیں۔ اور ادھر ضلعی امیر اور زعیم اور ناظم اعلیٰ کو وہی خطوط بھجوائے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ پھر ضلع کی مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیتے ہیں اور اس طرح ہزاروں روپیہ سالانہ ضائع چلا جاتا ہے۔ خود دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں آنکھوں سے دیکھا گیا ہے کہ بے تحاشہ خطوط کو لفافہ میں بند کر کے دس پیسے کا ٹکٹ لگایا جا رہا ہوتا ہے اور اس طرح ایک بار قریباً ۱۵۰ روپے مجلس کا ضائع کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس کا فائدہ ذرہ بھر

بھی نہیں ہوتا۔ پس اس طرف احتیاط کی خاص ضرورت ہے۔ اخبارات و رسائل میں اعلانات کے علاوہ انسپکٹر کو دورہ پر روانہ کر کے توجہ دلانا سود مند ہوگا۔ (مجلس انصار اللہ سانگلہ ہل)

سفارش شوریٰ :۔ شوریٰ اسے رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ (مجلس شوریٰ کا رد عمل شدید طور پر اس تجویز کے خلاف تھا۔ نہایت نامناسب اور نامعقول تجویز ہے۔ الفاظ سے منافقت کی بُو آتی ہے۔ صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے حسب قواعد شوریٰ کے اجلاس میں ہی اس تجویز کی نمائندگی کو منسوخ فرمانے اور مجلس عاملہ کے عہدہ داروں کو معطل کرنے کا اعلان فرما دیا تھا۔ اسی مجلس میں آئندہ کے لئے زعیم کو صدر محترم خود نامزد فرمائیں گے۔)

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ :۔ منظور ہے۔

۳۔ **تجویز**۔ ڈویژنل لیول پر مجلس انصار اللہ کا اجتماع اگر ہو سکے تو ہر ڈویژن کے صدر مقام پر منعقد کیا جائے۔ اور اس طرح ہر ڈویژن کے عہدہ داران مجالس انصار اللہ کا ہر سہ ماہی میں ایک دفعہ اجلاس ہونا چاہیئے۔

(مجلس انصار اللہ جہلم شہر)

سفارش شوریٰ :۔ شوریٰ کثرت رائے سے اس تجویز کو منظور فرمانے کی سفارش کرتی ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے۔

۴۔ **تجویز**۔ فارم ماہانہ رپورٹ کارگزاری دیہاتی مجالس کے لئے علیحدہ چھپوائے جائیں۔ کیونکہ ان کے کام کی نوعیت اور تفصیل شہری مجالس سے مختلف ہے۔ یہ فارم مختصر اور سادہ ہونے چاہئیں۔

(مجلس چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ضلع لائل پور)

سفارش شوریٰ۔ شوریٰ کے نزدیک فارم قابل تبدیل ہے۔ صدر محترم ایک کمیٹی مقرر فرمائیں جو مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر اپنی سفارش صدر صاحب کی خدمت میں پیش کرے۔

(نوٹ) صدر محترم نے شیخ مبارک احمد صاحب، نسیم سیفی صاحب اور مسعود احمد خان صاحب پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی جس نے نیا رپورٹ فارم مرتب کر لیا ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے

۵۔ **تجویز** } قیادتِ تعلیم :۔ ناظمین اعلیٰ و زعماء انصار اللہ کے لئے امتحان انصار اللہ لازمی قرار دیا جائے۔

سفارش شوریٰ۔ شوریٰ کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے۔

۶۔ **تجویز**۔ ناخواندہ زعماء انصار اللہ کے لئے معیار دوم کا امتحان لازمی قرار دیا جائے (مجلس اربن ضلع شیخوپورہ)

سفارش شوریٰ۔ شوریٰ کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے۔

۷۔ تجویز۔ یہ مجلس موجودہ طریق امتحان جو سکولوں اور کالجوں کے متبع ہے یکسر بدل کر انصار اللہ کے لئے ایک ایسا طریق امتحان تجویز کرتی ہے جو QUIZ SYSTEM یعنی سوال وجواب کی طرز پر ہو۔ سوال وجواب سب انصار اللہ کے نصاب میں ہوں اور ہر سوال کا جواب پرچہ کے آگے خالی جگہ پر درج کیا جائے۔

وضاحت:۔ موجودہ طریق بہت فرسودہ ہے اور اس کے پرچہ جات دیکھ کر انسان اب محسوس کرتا ہے کہ جیسا کوئی میٹرک یا بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ آج کل ترقی یافتہ انسان اس کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ خود ہمارے ملک میں فوج میں بھی QUIZ SYSTEM رائج ہے۔ مجلس ہذا اس سسٹم کی سفارش کرتی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر یہ منظوری کر لی جائے تو اس کے بہت خوشکن نتائج نکلیں گے۔ اور بہت زیادہ انصار اس میں شامل ہوں گے۔ (مجلس دارالذکر لاہور)

سفارش شوریٰ۔ شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ صدر صاحب مجلس انصار اللہ ایک کمیٹی مقرر فرما دیں جو اس تجویز پر اچھی طرح غور کر کے اپنی رپورٹ مرتب کرے۔

(نوٹ) کمیٹی کی رپورٹ پر صدر محترم نے فیصلہ فرمایا کہ فی الحال موجودہ امتحان کا طریق نہ بدلا جائے۔ کیونکہ مجوزہ طریق عام انصار اللہ کے لئے مشکل ہوگا۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے۔

تجویز { قیادت اشاعت:۔ مرکز مجلس انصار اللہ کی تاریخ مرتب کرے۔ (مجلس چک ۱۲۱/۱۲ ب احسن پور (ضلع لائل پور)

سفارش شوریٰ۔ شوریٰ کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

(نوٹ) صدر محترم نے کمیٹی مقرر فرمادی ہے جس نے ابتدائی کام شروع کر دیا ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ منظور ہے۔

تجویز { قیادت مال۔ اس وقت چندہ مجلس جو ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔ آمد کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے اس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

۱۔ حصہ مرکز = ۶۷ فیصد ۲۔ مقامی مجلس = ۲۸ فیصد ۳۔ حصہ ناظمین اضلاع / علاقہ = ۵ فیصد

چونکہ نظامت ضلع / علاقہ کے سپرد مجلس کے دورہ جات کرنے تربیتی اجتماعات منعقد کرنے اور مجالس اور مرکز سے کافی خط وکتابت کرنی ہوتی ہے جس کے لئے یہ حصہ رقم بالکل ناکافی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے اور کام کو وسعت دینے

اور آگے بڑھنے کے لئے نظامت ضلع یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ چندہ مجلس کی شرح تقسیم میں ترمیم کی جائے۔ اور حسب ذیل مقرر کی جاوے۔

۱۔ حصہ مرکز = ۶۵ فیصد ۲۔ حصہ مقامی مجلس = ۲۵ فیصد ۳۔ حصہ ناظمین اضلاع / علاقہ ۱۰ فیصد

(نظامت لائل پور)

سفارش شوریٰ ۔ شوریٰ کثرت رائے سے نامنظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ منظور ہے۔

تجویز ۔ بجٹ آمدوخرچ برائے ۱۳۵۲ھش / ۱۹۷۳ء پیش ہے۔

سفارش شوریٰ ۔ شوریٰ نے ۲۶۰۰۰۰ روپے کے بجٹ آمدوخرچ منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ منظور ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

اراکین انصار اللہ کے لئے سال رواں کا پہلا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۷/۲۹ مارچ کو منعقد ہوگا۔ اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۴ ربع اول

۲۔ رسالہ "تجلیات الٰہیہ"

۳۔ غلبۂ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہام

نوٹ:۔ رسالہ تجلیات الٰہیہ الشرکۃ الاسلامیہ سے پچاس پیسے میں مل سکتا ہے۔

حسب فیصلہ شوریٰ ناظمین اضلاع، ناظمین اعلیٰ، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی شرکت اس امتحان میں لازمی ہے۔

تمام زعماء زعماء اعلیٰ اور ناظمین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں اراکین کو اس امتحان کے لئے تیاری کرائیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد اراکین اس میں شریک ہوں۔ معیار دوم کے لئے یہی نصاب ہوگا۔ البتہ امتحان زبانی لیا جائے گا۔ اور ترجمہ کی بجائے امتحان ناظرہ قرآن کریم کے ایک حصہ کا ہوگا۔

(قائد تعلیم)

رپورٹ سالانہ کارگذاری

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بابت سال ۱۳۵۱ھش ۱۹۷۲ء

قیادت عمومی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ قیادت عمومی کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یکم صلح / جنوری کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور نئے عزم کے ساتھ ہمارے نئے سال کا آغاز ہوا۔ نئی مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی تشکیل کے ساتھ قائدین کرام کی خدمت میں ان کی اپنی اپنی قیادتوں کے نئے سال کے لائحہ عمل تجویز کرکے بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ مجوزہ لائحہ عمل کو مجلس عاملہ میں پیش کرکے صدر محترم سے منظوری حاصل کی گئی۔ اس لائحہ عمل کی روشنی میں عہدیداران مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات مرتب کی گئیں اور ان کو صدر محترم کے پیغام کے ساتھ دو ہزار کی تعداد میں طبع کروا کے تمام مجالس کو بھجوایا گیا اور یہ درخواست کی گئی کہ مجالس ان ہدایات کو سامنے رکھ کر سارا سال کام کریں۔

علاقائی و ضلعی اجتماعات

قوموں کی زندگی میں اجتماعات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ امسال پروگرام کی اس اہم شق کی طرف خاص توجہ ہوئی اور مندرجہ ذیل مقامات پر علاقائی، ضلعی اور مجلسی سطح پر انصار اللہ کے کامیاب تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے:۔

(۱) چک ۱۲۱ ج ب حسن پورہ ضلع لائل پور ۔ ۲۔ کرونڈی ضلع خیرپور ۔ ۳۔ گوجرانوالہ ۔ ۴۔ لائلپور ۔ ۵۔ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور ۔ ۶۔ مارٹن روڈ کراچی ۔ ۷۔ مردان ۔ ۸۔ لاہور ۔ ۹۔ جڑانوالہ ضلع لائلپور ۔ ۱۰۔ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور ۔ ۱۱۔ چک جھمرہ ضلع لائلپور ۔ ۱۲۔ سمندری ضلع لائلپور ۔ ۱۳۔ چک ۳۰ ج ب ضلع لائل پور ۔ ۱۴۔ انور آباد ضلع لاڑکانہ ۔ ۱۵۔ چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائل پور ۔ ۱۶۔ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ (۱۷) ڈیرہ غازی خاں ۔ ۱۸۔ گوجرہ ضلع لائل پور ۔ ۱۹۔ جہلم شہر ۔ ۲۰۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ۔ ۲۱۔ شیخوپورہ شہر ۔ ۲۲۔ ناظم آباد کراچی ۔

عہدیداران کے اجلاسات

انصار اللہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور مجالس میں بیداری پیدا کرنے کیلئے عہدیداران سے ملاقات کا کام صدر محترم کی ہدایت کے مطابق سال کے آغاز ہی میں شروع کر دیا گیا تھا۔ حسب ذیل مقامات پر صرف عہدیداران کے اجلاس بلائے گئے اور آپس میں بیٹھ کر کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے غور کیا گیا:۔

ضلع سرگودھا:- سرگودھا شہر - ۲- چک ۳۵ جنوبی - ۳- خوشاب - ۴- کوٹ مومن - ۵- شیخوپورہ - ۶- لاہور -
ضلع ملتان:- ملتان شہر - ۸- لودھراں - ۹- خانیوال - ۱۰- وہاڑی -

یہ کام خدا کے فضل سے جاری ہے اور اجتماع کے بعد ماہ رواں ہی میں صدر محترم بنفس نفیس اضلاع ساہیوال اور شیخوپورہ کے عہدیداران سے ملاقات کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

ناظمین اعلیٰ

اس وقت پاکستان میں حسب ذیل تفصیل کے مطابق علاقائی نظام قائم ہے:-

(۱) مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ - (۲) مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ناظم اعلیٰ صوبہ بلوچستان - (۳) مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سرحد - (۴) مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ آزاد کشمیر۔

اوّل الذکر تین ناظمین اعلیٰ صاحبان بڑی ذمہ داری کے ساتھ مجالس کے کام کی نگرانی فرماتے رہے۔

ناظمین اضلاع

اس وقت مغربی پاکستان کے ۲۴ اضلاع میں ناظمین مقرر ہیں۔
مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع نے بالترتیب عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا:-

(۱) مکرم چوہدری احمد الدین صاحب ناظم ضلع لائل پور۔
(۲) مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور
(۳) " غلام رسول صاحب اعوان " " ڈیرہ غازی خاں
(۴) " کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب " " کراچی
(۵) " احمد الدین صاحب " " گوجرانوالہ
(۶) " مولوی محمد انور صاحب ابڑو " " لاڑکانہ
(۷) " چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ایس۔سی ناظم ضلع ملتان
(۸) " چوہدری مقبول احمد صاحب " " شیخوپورہ
(۹) " ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب " " ساہیوال۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مجالس سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا منگوانا قیادت عمومی کے پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ اس پر سارا سال خصوصی توجہ دی جاتی رہی۔ ہر ماہ مختلف قیادتوں کی طرف سے "رپورٹ باقاعدگی سے بھجوانے کا ذکر بھی شامل ہوتا۔ سرکلر بھجوایا جاتا رہا۔ مگر اس کے باوجود ۷۵۸ مجالس میں سے تقریباً ۱۰۰ مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ عہدیداران کو اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے تا مرکز ان کی مساعی سے باخبر رہے اور مناسب رنگ میں ان کی راہنمائی کر سکے۔

آمد و روانگی ڈاک

امسال اس وقت تک دفتر مرکزیہ میں ۳۱۹۲ خطوط موصول ہوئے۔ ان خطوط کے جوابات اور مختلف تحریکوں پر مشتمل امسال دفتر مرکزیہ کی طرف سے ۱۳۲۹۵ خطوط ذیلی مجالس کو ارسال کئے گئے۔

دورہ جات انسپکٹران

امسال مجلس کے انسپکٹران نے ۵۶۲ مجالس انصار اللہ کا دورہ کیا۔ مجالس انصار اللہ میں اس سال ۲۲ مجالس کا اضافہ ہوا۔ اس طرح پاکستان کی کل مجالس کی تعداد ۷۷۱ ہو گئی۔ مشرقی بنگال کی مجالس کی تعداد کو منہا کر کے اب کل تعداد ۷۵۸ ہے۔

قیادتِ مال

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادت مال اور مجالس کو اس سال جو تھوڑی بہت خدمت کی توفیق ملی ہے وہ پیش خدمت ہے۔ جہانتک نتیجہ کا سوال ہے وہ بجٹ کی صورت میں آپ سب کے سامنے ہے۔ دوران سال آنے جانے والے خطوط کی مجموعی تعداد ۷۶۶، ۸ ہے۔ جملہ مجالس کا سہ ماہی جائزہ لیا جاتا رہا اور ہر مجلس کو کارڈ کی شکل میں گوشوارہ تیار کرکے اس کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ ان گوشواروں کی مجموعی تعداد ۵۴۳۲ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ناظمین اضلاع کو ۱۵۰ گوشوارے بھجوا کر ان کے علاقہ کی مجالس کی پوزیشن سے مطلع کیا گیا۔ اسی نوعیت کے متفرق گوشواروں کی تعداد ۲۰ ہے۔ جیپ کار کے وعدہ جات کے سلسلہ میں ۱۳۸ چٹھیاں لکھی گئیں۔ اس میں ۱۰۵ چٹھیاں بھی شامل ہیں جو صدر محترم کے دستخطوں سے ارسال کی گئیں۔ بعض چیدہ چیدہ مجالس کو اجتماع سے قبل بذریعہ تار بھی بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مرکز کی طرف سے جو ماہوار سرکلر جاتا ہے اس میں مال کے بارہ میں بھی نوٹس دیئے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں جملہ مجالس کو ۲ سرکلر لیٹر بھجوا کر حضور اقدس کے منشاء مبارک سے اطلاع دی گئی کہ وہ اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے مالی میدان میں آگے نکل کر سینیر تنظیم ہونے کا حق ادا کریں۔ ماہنامہ میں دو اعلانوں کے علاوہ ۷۶ اعلانات الفضل میں چھپوائے گئے۔ ہر سہ ماہی کے اختتام پر سو فیصد ی بجٹ پورا کرنیوالی مجالس کے نام جہاں حضور کی خدمت میں پیش کرکے دُعا کے لئے درخواست کی گئی وہاں الفضل کے ذریعہ بھی جملہ احباب سے ان کے لئے دُعا کی درخواست کی جاتی رہی۔ مجالس کو ۲۱۰ رسید بکیں بھجوائی گئیں۔ گزشتہ دس ماہ میں ۵۱۲ مجالس کی طرف سے بجٹ تشخیص ہوکر آئے جن کی منظوریاں بھجوائی گئیں۔ ان کے مقابلہ میں گزشتہ سارے سال میں صرف ۴۱۲ مجالس کی طرف سے بجٹ موصول ہوئے تھے۔ اجتماع سے قبل بذریعہ تار جیپ کار کے بقایاجات صاف کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ لائل پور، سمندری، لاہور اور شیخوپورہ کے اجتماعوں میں شمولیت کی توفیق بھی ملی۔

اس کے بعد ان مجالس کے نام پیش کرتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے سو فیصد یا تدریجی لحاظ سے بجٹ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان سب کے لئے احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی مجالس کی ضلعوار فہرست

- ضلع لائل پور:۔ لائل پور شہر - چک ۱۳۲ ساہووال - بیرمحل - چک ۲۱۶ ج ب، چک ۱۰۱ ر ب رڑکا - چک ۶۳۶ ٹھٹھہ کالو کا - جڑانوالہ - چک ۶۱ ج ب دہروڑ - چک ۱۳۲ جوگندا سنگھ والہ - سمندری - تاندلیانوالہ - چک ۲۳۰ ر ب رام پور چوہلہ - چک جھمرہ - چک ۴۰ کھیم سنگھ والا - چک ۸۹ ج ب رتن - چک ۸۰ ر ب - چک ۱۴۷ چوہڑی - چک ۲۷۷ سیتلاں - چک ۶۲۸ ر ب - چک ۱۲۶ ر ب پہاڑنگ - چک ۲۸۷ ج ب پٹاسور - چک ۱۲۱ ج ب حسن پور - چک ۶۶ ج ب دھاندرہ - چک ۲۶۶ ر ب
- ضلع ملتان:۔ لودھراں - خانیوال - منڈی بوریوالہ - چک ۱۶۳ - سرائے سدھو - علی پور -
- ضلع شیخوپورہ:۔ سانگلہ ہل - سچا سودا - منڈی مڑھ بلوچاں - چک چہور ۱۱۷ - شیخوپورہ شہر - کوٹ رحمت خاں -
- ضلع لاہور:۔ قصور - ہانڈو گوجر - دارالذکر لاہور -
- ضلع گوجرانوالہ:۔ لویری والہ - رموہ درکاں - وزیر آباد - مدرسہ چٹھہ - ڈاہرانوالی -

- ضلع ہزارہ :- حویلیاں -　　　ضلع کوئٹہ :- کوئٹہ شہر -
- ضلع سیالکوٹ :- سیالکوٹ شہر - سیالکوٹ چھاؤنی - ٹھیٹروالی - تلونڈی بھنڈراں - موسے والہ - کوٹ کرم بخش -
- ضلع میانوالی :- بھکر - ہاؤسنگ کالونی سکندرآباد -
- ضلع جہلم :- جہلم شہر - دوالمیال - کالاگوجراں -
- ضلع ساہی وال :- دیپالپور - چک ۱۱۹/7.D.R - قبولہ - چک ۱۱۳/12-L - چک ۱۴/14-L - چک ۵۲/4-R - چک ۵۵/12-L -
- ضلع گجرات :- ملک وال - دھوریہ - منڈی بہاؤالدین - سرائے عالمگیر - ڈنگہ - نصیرہ - کیرانوالی بشمولی چاکانوالی - کرڈیانوالہ - چک ۹ کرم بخش پور - معین الدین پور -
- ضلع سرگودھا :- سرگودھا شہر - خوشاب - چک ۳۳ جنوبی - بھابھڑہ - چک ۳۵ جنوبی - کوٹ مومن - ساہی وال - احمد آباد جنوبی (دھائی کلاں) - میانی - چک ۴۶ شمالی -
- ضلع جھنگ :- جھنگ صدر - چھنیاں -
- ضلع سکھر :- فضل عمر ماڈل فارم - سکھر شہر -
- ضلع مظفرگڑھ :- چک ۲۲۶/T.D.A - موضع خیرلیالہ -
- ضلع بہاول نگر :- چک ۱۶۶ مراد - چک ۱۶۹ مراد - چک ۳۲۷/H.R -
- ضلع تھرپارکر :- میرپور خاص - نوکوٹ - چک ۲۷۰ الف کاچھیو - نورنگر فارم - جیمس آباد - گوٹھ عزیز احمد - لطیف نگر فارم -
- ضلع لاڑکانہ :- گوٹھ غلام محمد آباد - کھنڈو - انورآباد -
- ضلع کراچی :- مارٹن روڈ - صدر کراچی - ناظم آباد کراچی - ڈرگ روڈ کراچی -
- ضلع ڈیرہ غازیخاں :- بستی بزدار - رکھ مور جھنگی -
- ضلع بہاولپور :- اوچ شریف -
- ضلع مردان :- ٹوپی -
- ضلع پشاور :- پشاور شہر -

تدریجی بجٹ پورا کرنے والی مجالس کی ضلعوار فہرست

- ضلع گوجرانوالہ :- ترگڑی - گوجرانوالہ شہر - قلعہ سنگھیاں -
- ضلع ڈیرہ غازیخاں :- بستی رنداں - گل گھوٹو -
- ضلع گجرات :- معین الدین پور
- ضلع بہاول پور :- بہاول پور شہر
- ضلع سیالکوٹ :- مراڑہ
- ضلع ملتان :- پیراں غائب - دہاڑی منڈی -
- ضلع ساہی وال :- اوکاڑہ
- ضلع سرگودھا :- عمرآباد جوکہ -
- ضلع راولپنڈی :- گوجرخاں

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ گو جیسا کہ بجٹ کے پیش لفظ سے ظاہر ہے کہ ہمارا قدم اس میدان میں سال بہ سال آگے ہی بڑھ رہا ہے۔ مگر جس توقع کا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرح چندہ میں اضافہ کرتے وقت اظہار فرمایا تھا۔ اُس لحاظ سے ہماری موجودہ رفتار کو تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔

قیادتِ تربیت

تربیتی پہلو کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آغاز سال میں قیادت تربیت نے حسب ذیل لائحہ عمل تیار کر کے مجالس کو بھجوایا۔

(۱) نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے مؤثر رنگ میں توجہ دلائی جاتی رہے۔

(۲) بچوں کی تربیّت کی طرف خاص دھیان دیا جائے۔ اس امر کی نگرانی کی جائے کہ سب اراکین انصاراللہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ شہری مجالس سنڈے کلاسز کا اجراء کریں۔

(۳) ماہ جون میں ہفتہ تربیّت منایا جائے۔ جس میں جلسے کر کے اصلاح معاشرہ کیلئے مقررہ عناوین پر تقاریر کروائی جائیں۔

(۴) اراکین انصاراللہ کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ اور ذکر الٰہی۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کثرت سے کرنے کی تلقین کی جائے۔

مرکز کی طرف سے ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلانے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف مجالس کو ۹۰ خطوط لکھے گئے۔ اسی طرح بذریعہ سرکلر لیٹر جملہ مجالس کو نماز باجماعت ادا کرنیوالے اور تساہل سے کام لینے والے اراکین کا اسم وار جائزہ لینے اور تمام مجالس میں قرآن مجید حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا انتظام کرنے کیلئے لکھا گیا۔ اور پندرہ شہری مجالس کو سنڈے کلاسز جاری کرنے کی تحریک کی گئی۔

رپورٹیں جو مرکز میں وصول ہوتی رہی ہیں کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً ۸۰ فیصد اراکین نماز باجماعت کے پابند ہیں۔ اور کم و بیش ۹۰ فیصد مجالس میں درس کا انتظام ہے۔ تاہم یہ جائزہ مجالس کی مجموعی مکمل کیفیت کو ظاہر نہیں کرتا۔ اسلئے کہ مرکز میں مجالس کی تعداد کی نسبت رپورٹیں بہت کم وصول ہو رہی ہیں۔ رپورٹوں کی اوسط ماہانہ ۷۰ کے قریب ہے۔

سنڈے کلاسز کے اجراء میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہؤا۔ البتہ بعض مجالس نے روزانہ تربیتی کلاسوں کا انتظام کیا ہؤا ہے جو مستحسن امر ہے۔ کراچی۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ سکھر۔ سرگودھا اور کھاریاں سے اس بارہ میں اچھے کام کی رپورٹیں ملی ہیں۔

ہفتہ تربیت :۔ امسال ۲۴ جون تا ۳۰ جون ہفتہ تربیّت مقرر کیا گیا تھا۔ اخبار الفضل اور سرکلر لیٹر کے ذریعہ مجالس کو تحریک کی گئی کہ ہر جگہ اجلاس کر کے مقررہ عناوین پر موزوں مقررین سے تقاریر کروائی جائیں اور جلسہ میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال کو بھی شامل کیا جائے اور مستورات کیلئے بھی تقاریر سننے کا انتظام کیا جائے۔ اور مرکز میں ہفتہ تربیّت کی تفصیلی رپورٹیں بھجوائی جائیں۔ مقررین کی راہنمائی کے لئے قیادت تربیت نے مقررہ عناوین پر ۱۵۰۰ کی تعداد میں نوٹس ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے مجالس کو بھجوائے۔ دوروں کے دوران جائزہ لینے سے اور مختلف اطلاعات سے علم ہؤا ہے کہ بہت سی مجالس نے

ہفتہ تربیت منایا ہے۔ لیکن باقاعدہ رپورٹیں صرف ۳۰ مجالس کی طرف سے آئی ہیں۔

دورہ جات اس سال خاکسار کو بعض مجالس کے دوروں کا بھی موقع ملا۔ مارٹن روڈ کراچی کے سالانہ اجتماع میں مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈرگ روڈ اور عزیز آباد کی مجالس کی انتظامیہ کے خصوصی اجلاسوں میں بھی شامل ہوا۔

بعض امور کی طرف عہدہ داروں کو توجہ دلائی۔ بھی تقاریر کیں۔ جن میں نماز باجماعت۔ خلافت سے وابستگی۔ حالات حاضرہ اور تربیت اولاد کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ اسی طرح ضلع سرگودھا کے متعدد حلقوں کے دورے کئے۔ ہر جگہ اجتماعوں میں قریب کی مجالس کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ خاکسار نے تربیتی امور کو مدنظر رکھ کر تقاریر کیں۔ ضلع لائل پور کے تربیتی اجتماع میں دوسرے قائدین کے ساتھ شرکت کی اور تربیتی امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔

تربیتی دوروں کے دوران جائزہ لینے سے اور آمدہ رپورٹوں سے یہ امر عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اخلاص اور قربانی کی روح اور خلیفہ وقت کے ساتھ دلی محبت اور عقیدت کا جذبہ موجود ہے۔ بالآخر احباب سے گذارش ہے کہ وہ معاشرہ کی اصلاح اور بالخصوص نئی نسل کی تربیت کی طرف پوری توجہ دیں۔

خاکسار اس موقع پر مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے جنہوں نے دوران سال قیادت کے فرائض کی انجام دہی میں خاکسار کی امداد فرمائی۔

قیادت اصلاح وارشاد

۱۔ سال نو کا آغاز ہوتے ہی لائحہ عمل تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کرنے کے بعد سب مجالس کو بھجوایا گیا۔

۲۔ اس پروگرام پر عمل کروانے کے لئے قیادت نے امسال مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے۔

(ا) الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں اعلانات کے ذریعہ انصار کو توجہ دلائی گئی کہ وہ اپنے پروگرام پر عمل کریں۔

(ب) مرکزی سرکلر کے ذریعہ ہر ماہ شعبہ اصلاح وارشاد کے متعلق ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

۳۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خواہش "قرآن مجید کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے" کی تکمیل کے لئے ایک خاص سرکلر جملہ مجالس کو بھجوایا جس کے نتیجہ میں کئی مجالس نے ادارہ طباعت واشاعت قرآن مجید ربوہ سے قرآن مجید حاصل کر کے دوستوں میں تقسیم کئے۔

۴۔ ہفتہ اصلاح وارشاد ۳ ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک سرکلر مشتمل بر ہدایات اور پوسٹر ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کروائے گئے اور مجالس کو حسب ضرورت بھجوائے گئے۔

ہمیں خوشی ہے کہ انصار نے خوشی خوشی اس میں حصہ لیا۔ جن مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) لائلپور (۲) چک ۱۲۱ حسن پورہ (۳) اسلامیہ پارک لاہور (۴) دارالذکر لاہور (۵) راولپنڈی (۶) لابینی (۷) لودھراں (۸) مارٹن روڈ کراچی (۹) سانگھڑ (۱۰) خانیوال (۱۱) سعود آباد کراچی (۱۲) شیخوپورہ (۱۳) شیخ پور (۱۴) مانگٹ اونچے

(۱۵) پشاور - (۱۶) ماڈل ٹاؤن لاہور - (۱۷) ترگڑی - (۱۸) کریم نگر - (۱۹) ناظم آباد کراچی - (۲۰) چک ۱۵۵ سرگودھا - (۲۱) ربوہ -
(۲۲) کاچیلو - (۲۳) بہاولنگر - (۲۴) محمد آباد (سندھ) - (۲۵) خوشاب - (۲۶) خیرے والا - (۲۷) سکھر - (۲۸) جھنگ صدر -
(۲۹) سیالکوٹ - (۳۰) ایبٹ آباد - (۳۱) ڈیرہ غازیخاں ۔

ہفتہ اصلاح وارشاد کے دوران جو کام ہوا اس کے چند دلچسپ نمونے پیش خدمت ہیں:-

(۱) لائل پور کی مجلس نے جلسہ عام منعقد کیا جس میں مرکزی وفد قائد اصلاح وارشاد کی قیادت میں شامل ہوا۔ شام کو دعوت چائے میں غیر از جماعت احباب بھی حاضر تھے۔ سوال وجواب کے ذریعہ اصلاح وارشاد کا اچھا موقع میسر آیا -

(۲) ماڈل ٹاؤن لاہور کی مجلس نے بھی ایک خصوصی مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں شمولیت کا موقع میسر آیا -

(۳) سانگھڑ کی مجلس نے اردگرد کے دیہات میں ۷ اجلاس منعقد کئے -

(۴) حسن پور ضلع لائل پور کی مجلس نے پکنک کے علاوہ رات کو اجلاس عام منعقد کیا جس میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مرکزی نمائندہ نے تقریر کی -

(۵) پشاور کی مجلس نے دعوت پر غیر از جماعت دوستوں کو بلایا -

(۶) ناظم آباد کراچی کی مجلس نے ایک کتابچہ "صداقت احمدیت" شائع کروایا اور تقسیم ہوا -

(۷) ڈیرہ غازیخاں کی مجلس نے بھی ایک خصوصی پروگرام بنایا اور مجلس مذاکرہ میں بھی مرکزی نمائندہ مکرم قائد صاحب ایثار شامل ہوئے انکی تقریر کا عنوان تھا "مسلمانوں کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل"۔

(۸) مجلس ربوہ کے حلقہ جات نے اپنے انصار کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے اردگرد کے دیہات میں اچھا خاصہ کام کیا -

گذشتہ سال کے دوران مجلس وار برٹن نے تقسیم لٹریچر - انگریزی ترجمہ القرآن کی تقسیم - تبلیغی دعوت کے ذریعہ سے شرفاء علاقہ کو خوب تبلیغ کی -

مجلس پشاور عموماً ہفتہ وار مجلس مذاکرہ اپنے مختلف ممبران کے گھر باری باری منعقد کرتی رہی -

سکھر والوں نے سندھی لٹریچر تقسیم کیا - وہاں چار بیعتیں بھی ہوئیں -

لائل پور کی مجلس نے ترجمہ القرآن کی اشاعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو ربوہ کی سیر کروانے کی طرف خاص توجہ دی - وہاں بھی چھ بیعتیں ہوئیں -

حسن پور ضلع لائل پور الفضل اور جماعتی رسالہ جات پڑھنے کے لئے مہیا کرتی رہی - سالانہ اجلاس اور جلسہ سیرت النبیؐ بھی ہوا - اور ایک گھرانے کے چھ افراد نے بیعت کی -

ربوہ کے انصار نے زائرین ربوہ کی خدمت کے علاوہ اپنے گروپ باہر بھی تبلیغ کے لئے بھجوائے -

مارٹن روڈ کراچی نے دو پمفلٹ شائع کئے اور غیر ملکیوں کو لٹریچر بہم پہنچایا -

بالآخر یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح وارشاد بھرپور ہمت سے اس قیادت کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ سال ہمیں پہلے سے بھی بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین ۔

قیادتِ تعلیم

قیادت تعلیم کے پروگرام کی تین اہم شقیں ہیں۔ اوّل۔ تعلیم القرآن جس میں قرآن کریم کا ناظرہ پڑھنا نیز ترجمہ اور تفسیر سیکھنا شامل ہیں۔ دوم۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سوم۔ اسلام اور احمدیت سے متعلق اہم مسائل اور تاریخی حقائق سے واقفیت حاصل کرنا۔

اس پروگرام کے مطابق سال رواں کا نصاب تجویز کر کے صدر محترم کی منظوری حاصل کی گئی اور مجلس کے ماہانہ سرکلر مورخہ ۳۰/۴ میں اسے شائع کیا گیا۔ اس نصاب میں قرآن کریم پارہ ۱۳ کا ترجمہ، سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات کا زبانی یاد کرنا۔ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" اور رسالہ "الوصیت" کا مطالعہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات بزبان عربی و اردو اور درثمین کے کچھ اشعار۔ قرآن کریم کی طرح میں شامل کئے گئے۔

مجوزہ نصاب کی تکمیل کے لئے سال رواں میں تین امتحان مقرر کئے گئے جن میں سے دو امتحان اپنے وقت پر منعقد ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تیسرا ماہ فتح یعنی دسمبر میں منعقد ہوگا۔ امتحانات کے انعقاد سے قبل متعدد بار اخبار الفضل میں۔ نیز ماہنامہ انصار اللہ میں نصاب اور تاریخوں کا اعلان کرایا گیا۔

پہلے امتحان میں جو ۲۵/۳۰ ماہ شہادت (اپریل) میں منعقد ہوا۔ ۴۲ مجالس کے ۶۲۷ اراکین نے حصہ لیا۔ اس امتحان میں مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ اوّل۔ اور مکرم حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ دوم رہے۔

دوسرا امتحان ۲۵/۲۶ ماہ ظہور (اگست) میں منعقد ہوا۔ اس میں ۴۷ مجالس کے ۷۷۵ اراکین نے حصہ لیا۔ اور مکرم عبد السمیع صاحب حسنی چک ۱۲۱ احسن پور۔ اوّل۔ اور مکرم پیر محمد صاحب نور نگر سندھ دوم رہے۔

ان دو امتحانوں کے علاوہ سال گذشتہ کی سہ ماہی چہارم کا امتحان سالانہ اجتماع کے بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں لیا گیا جس میں ۲۹ مجالس کے ۳۸۶ اراکین نے حصہ لیا۔ مکرم چوہدری احمد الدین صاحب ناظم ضلع لائل پور اوّل۔ اور مکرم پیر محمد اکبر سفر صاحب گوبکی ضلع گجرات دوم قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء میں چاروں سہ ماہیوں میں اوسطاً ۱۹۲ اراکین نے حصہ لیا۔

۱۹۶۸ء میں یہ اوسط ۲۸۶ رہی۔ ۱۹۶۹ء میں ۳۷۰ ہوئی۔ ۱۹۷۰ء میں ۵۸۰ اور ۱۹۷۱ء میں ۴۲۸ رہی۔ سال رواں کے دو امتحانات کا اوسط ۵۶۱ ہے۔

گذشتہ سال شوریٰ میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ دینی معلومات کا اقل معیار قائم کر کے ایسا بنیادی نصاب تیار کیا جائے جس پر تمام اراکین انصار اللہ کو عبور حاصل ہو۔ اس غرض کے پیش نظر ایک سہ رکنی سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ سیکرٹری (خاکسار قائد تعلیم) اور تیسرے رکن مکرم شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ بعد ازاں مکرم عبد السمیع حسنی صاحب زعیم انصار اللہ حسن پور گوکھووال کو جن کی طرف سے امتحان میں تبدیلی کی تجویز آئی تھی۔ صدر محترم کی اجازت سے اس کمیٹی میں شامل کر لیا گیا۔ سب کمیٹی کا اجلاس نومبر ۱۹۷۱ء میں ہوا جس میں طے پایا کہ

(۱) قرآن کریم کے امتحان کے لئے معیار اوّل میں وہ افراد شریک ہوں جو قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں اور معیار دوم میں وہ ہوں جو ناظرہ

بھی نہیں پڑھ سکتے۔ خواہ وہ بی۔اے یا ایم۔اے ہی کیوں نہ ہوں۔

(۲) قرآن کریم کا مرکزی امتحان جو اس وقت رائج ہے وہ نہ ہو۔ اس کی بجائے مقامی یا ضلعوار نظام کے تحت امتحان لیا جایا کرے اور تدریجی نصاب مقرر کیا جائے۔ ہر رکن جس قدر حصہ ختم کر چکے اس سے اگلے حصہ میں شریک ہو۔

(۳) دینی معلومات پر مشتمل کم از کم معیار کا ایک نصاب کتابی صورت میں تیار کیا جائے اور اس کی تکمیل ضلع کی لیول پر کرائی جائے یعنی ناظم ضلع کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ اس کو پورا کرانے کا انتظام کرے۔ ضلع کے جو اراکین نصاب مکمل کرتے جائیں ان کے نام اور پتے مرکز کو ارسال کئے جائیں تاکہ مرکز انسپکٹران کے ذریعہ اس امر کا اطمینان کرائے کہ متذکرہ اراکین نے تسلی بخش طور پر نصاب کی تکمیل کر لی ہے۔

(۴) دینی معلومات کا کم سے کم معیار یہ ہونا چاہیئے کہ

(۱) قرآن کریم ناظرہ سب کو پڑھا دیا جائے۔ (۲) نماز کا ترجمہ سب کو سکھا دیا جائے۔

(۳) اختلافی مسائل سے اتنی واقفیت بہم پہنچا دی جائے کہ ہر مسئلہ کے بارے میں کم از کم ایک آیت سے استدلال ضرور آجائے۔

(۴) چھوٹی سورتوں میں سے کم از کم ۵ باترجمہ حفظ کرائی جائیں۔ سورتوں کی بجائے قرآن کریم کا کوئی اور حصہ جو ان سورتوں کے برابر ہو باترجمہ حفظ کیا جا سکتا ہے۔

(۵) چہل حدیث میں سے ۵ احادیث باترجمہ زبانی یاد کرائی جائیں۔

(۶) روزمرہ کے فقہی مسائل سے واقفیت ہو جائے۔

(۷) بدرسومات سے پرہیز کے لئے ان کی تفاصیل اور ان سے متعلق رہنمائی فراہم کی جائے۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدین سے متعلق موٹے موٹے تاریخی حقائق سے واقف کرایا جائے۔

جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے صدر محترم نے سب کمیٹی کی سفارش سے اتفاق نہیں کیا اور فرمایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ بدستور مرکزی امتحانات کے نصاب میں شامل رکھا جائے۔ چنانچہ اسی ہدایت کے مطابق سال رواں کے نصاب میں اسے شامل کیا گیا ہے۔

بنیادی نصاب کی دوسری شقوں سے متعلق ایک رسالہ تیار کرایا گیا ہے جو کتابی سائز کے ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی تیاری پر سوا روپیہ فی کاپی لاگت آئی ہے اور اسی قیمت پر مجالس کو مہیا کیا جا رہا ہے۔ مجالس یہ رسالہ دفتر سے حاصل کر لیں۔ اس میں ایسے امور کا ذکر ہے جن سے ہر احمدی بچے، بچی، جوان اور بوڑھے کو واقف ہونا چاہیئے۔

امتحانات کے انعقاد اور مندرجہ بالا رسالے کی تیاری کے علاوہ ہر ماہ ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ مجالس کو بھجوایا جاتا رہا تاکہ ضروری امور کے بارے میں ان کو توجہ ہو۔

بیرونی مجالس کی کارگذاری

دورانِ سال ۷۵۸ مجالس میں سے اوسطاً ۸۰ مجالس کی ماہانہ رپورٹ موصول ہوتی رہی۔ ۲۳۰ مجالس کی طرف سے وقتاً فوقتاً رپورٹیں موصول ہوئیں۔ انکی کارگذاری کا خلاصہ یہ ہے:-

۷۲۰ افراد قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ ۱۰۱۴ ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ ۱۲۲ کو نماز کا ترجمہ سکھایا جا رہا ہے۔ ۸۰۴ افراد لکھنا پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ ۷۳۴ اراکین کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

بعض مقامات مثلاً کراچی، لاہور، لائل پور اور سرگودھا میں متعدد مراکز قائم ہیں جہاں تعلیم القرآن کا کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں کراچی کا انتظام سب سے بہتر ہے۔ وہاں ۱۲ حلقوں میں ۲۱ گروپ تعلیم القرآن کے بنائے گئے ہیں۔ سنڈے کلاس بھی جاری ہے۔ لاہور میں ماڈل ٹاؤن، دہلی دروازہ، اسلامیہ پارک اور مغلپورہ میں تعلیم القرآن کا کام ہو رہا ہے۔ لائل پور میں اس غرض کے لئے تین سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔ ڈیرہ غازیخاں اور لاٹھیور میں ہفتہ تعلیم القرآن بھی منایا گیا تا کہ افراد جماعت کو قرآن کریم سیکھنے کی طرف توجہ ہو۔

امتحانات میں شمولیت

جہاں تک امتحانات کا تعلق ہے بڑی مجالس میں سے مارٹن روڈ کراچی کی مجلس نے سو فیصدی شرکت کی کوشش کی ہے اور اس پہلو سے اسے اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ چھوٹی مجالس میں سے حسن پور چک ۱۲۱ کی مجلس بہت ممتاز ہے۔ وہاں ۹۵ فی صد اراکین امتحان میں شمولیت کرتے ہیں۔

امتحان وظیفہ انعامی

مرکزی مجلس کے زیر اہتمام ہر سال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مقابلہ کا ایک امتحان لیا جاتا ہے جس میں اول، دوم آنیوالے اطفال کو مجلس کی جانب سے علی الترتیب مدرسہ کی ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور انعام پیش کی جاتی ہے۔ اس سال کے مقابلہ میں صرف ۶ مجالس کے ۲۰ اطفال نے شرکت کی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ مقابلہ میں شریک ہونیوالے اطفال کی معلومات کا معیار بڑا حوصلہ افزا تھا۔ اس مقابلہ میں عزیزم عبدالماجد جماعت نہم ابن مکرم حکیم عبدالواحد صاحب دارالنصر ربوہ اول۔ اور عزیزم محمد الیاس جماعت نہم ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر سکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ دوم رہے۔

قیادت ذہانت و صحت جسمانی

سال ۱۳۵۱ہش/۱۹۷۲ء کے ابتداء میں جو ضروری ہدایات برائے مجالس انصار اللہ قیادت ذہانت و صحت جسمانی کی طرف سے بھجوائی گئی تھیں اور جن کی روشنی میں انصار بھائیوں نے پروگرام بنانے تھے وہ یہ تھیں:۔

(۱) ہر مجلس سال میں اپنے ہاں کم از کم ایک دفعہ پکنک کا اہتمام کرے۔

(۲) صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہر مجلس اپنے ہاں سال میں کم از کم ایک مرتبہ ورزشی مقابلوں کا اہتمام کرے۔ نیز یہ بھی کوشش فرمائیں کہ شام کو کوئی کھیل حسب طاقت کھیلی جایا کرے۔

(۳) انصار اللہ کو تحریک کی جائے کہ وہ صبح کے وقت سیر کی عادت ڈالیں۔ نیز روزانہ صبح حسب توفیق گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل کی عادت بھی ڈالیں اور سیر کے علاوہ ہلکی ورزش بھی کرنے کی کوشش کریں۔

(۴) مجالس کو چاہیئے کہ وہ اراکین انصار اللہ کے ذہنوں کو تیز کرنے کی خاطر اپنے اپنے ہاں ایک بار ٹسٹ لیں۔

مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق صرف چند شہری جماعتوں نے عمل کیا لیکن دیہاتی جماعتوں نے صرف کھیتی باڑی کے کاموں کو ورزش کا متبادل تصور کر لیا۔ ذیل میں پانچ مختلف مجالس کی رپورٹوں کا خلاصہ درج ہے:۔

(۱) لائل پور:۔ مورخہ ۱۴ راگست کو مجلس انصار اللہ ضلع لائل پور نے لائل پور شہر کی مجلس کے ساتھ لائل پور سے چار میل کے فاصلہ پر سمندری کی جانب نہر رکھ برانچ عبداللہ والے پل پر پکنک منائی۔ انصار کی حاضری ۱۰۰ تھی۔ قرب و جوار کی کئی مجالس نے بھی حصہ لیا۔ انصار کے

علاوہ خدام نے بھی شرکت کی جو ۲۰۰ تھے ۔ مرکز کی نمائندگی مولانا غلام باری صاحب سیف نے کی ۔ تیراکی کے مقابلے ہوئے ۔
مورخہ ۹/۲۴ ، کو حسن پورچک پ ۱۳۱ ج ب کے انصار نے گاؤں سے ۱/۲ ۲ میل کے فاصلہ پر راجباہ نہر پہ پکنک منائی جس میں انصار ، خدام اور اطفال نے شرکت کی ۔ حاضری ۳۵ تھی ۔ غیراز جماعت احباب نے بھی شرکت کی ۔ یہاں پہ بھی مولوی غلام باری صاحب سیف نے مرکز کی نمائندگی کی ۔ تیراکی کا مقابلہ بھی ہوا ۔

شہر لائل پور میں فٹ بال ، والی بال ، بیڈ منٹن کی کھیلوں میں انصار حصہ لیتے ہیں اور یہ کھیلیں جاری ہیں ۔
پرچہ ذہانت ۱۳ ، ۱۴ ، اخار کو انصار سے حل کروایا گیا ۔ ۱۵ انصار نے حل کیا ۔
اکثر احباب ایک میل کی روزانہ سیر کرتے ہیں ۔ دیہاتی مجالس کی روزمرہ کے کاموں میں کافی ورزش ہو جاتی ہے ۔ صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔

۲ ۔ لاہور :۔ لاہور کے چاروں حلقوں نے اپنی رپورٹوں میں اس شعبہ کا ذکر کیا ہے ۔ وہ حلقے یہ ہیں :۔ اسلامیہ پارک ، ماڈل ٹاؤن ، دارالذکر ، دہلی دروازہ ۔ اسلامیہ پارک کے انصار نے ایک اپنی حلقہ کی پکنک یونیورسٹی نیو کیمپس کی نہر پر منائی ۔ اور دوسری پکنک لاہور شہر کی مشترکہ پکنک جو ۲۴ ظہور کو منائی گئی میں حصہ لیا ۔ اسی طرح ماڈل ٹاؤن کے انصار نے بھی اپنی مجلس کی پکنک میں حصہ لیا ۔ کثرت سے انصار نے شرکت کی ۔ ورزشی مقابلے کروائے ۔ اوّل ، دوم اور سوم آنیوالوں کو انعامات تقسیم کئے گئے ۔ ادر ہلکی ورزش بھی کرتے ہیں ۔
دارالذکر کی مجلس نے نظام ضلع کے تحت ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا ۔ پکنک میں بھی حصہ لیا ۔ والی بال اور دوڑوں میں یہ مجلس اوّل رہی ۔
دہلی دروازہ کی مجلس کے انصار زیادہ تر سیر کرتے ہیں اور والی بال کھیلتے ہیں ۔

۳ ۔ کراچی :۔ کراچی کے بھی مختلف حلقے ہیں جنہوں نے اس شعبہ کے ضمن میں کام کیا ہے ۔

۴ ۔ کوئٹہ :۔ یہاں کے انصار زیادہ تر سیر کرتے ہیں ۔

۵ ۔ گوجرانوالہ :۔ انصار اللہ گوجرانوالہ نے پمفلٹ کے ذریعہ تحریک کی جس میں ورزش ۔ خوراک کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسانی فہم اور ادراک کا بہت ذکر کیا ہے اور غور و فکر کے لئے یہ بھی چیز ضروری ہے اور اس کا مرکز دماغ ہے ۔ لیکن صحتمند دماغ کیلئے صحتمند جسم کی ضرورت ہے ۔ صحتمند جسم روزانہ ورزش ، کھیل کود ، صفائی سے ہی پرورش پاتا ہے ۔
اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مجلس صحت کا قیام فرما کر ہمیں پوری جماعت کو ذہانت ، صحت جسمانی ، صفائی اور ماحول کی خوبصورتی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ اور اس مجلس کے پروگرام میں کھیل اور اس کے مقابلے ، سیر و تفریح ۔ صفائی گھر اور اس کے گرد و نواح اور خوبصورتی رہائش گاہ بذریعہ درخت و پودے اور خوبصورتی شہر کو مجلس صحت کے پروگرام میں ضروری رکھا ۔ ہمیں اب پہلے سے زیادہ اس طرف توجہ دینی چاہیئے ۔ جو خامی پہلے پروگرام پر عمل کرتے میں رہ گئی اس کو بھی دور کریں اور آئندہ کے پروگرام پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے ۔ آمین ؛

قیادتِ وقفِ جدید

تحریکات | قیادت ہذا وقف جدید کی تحریک سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مختصر اقتباسات ہر ماہ

الفضل میں اور سرکلرز کے ذریعہ نوٹوں کی صورت میں شائع کروا کر زعمائے کرام اور اراکین مجالس انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ وہ وقفِ جدید کے چندہ کی صورت میں اسلام کے مالی جہاد میں جو اسلام کی سربلندی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا ہوا ہے۔ حصہ لینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں۔

خط و کتابت

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ہر ماہ زعمائے کرام کو بذریعہ خطوط اپنی اپنی ماہانہ کارگذاری دربارہ قیادت وقفِ جدید سے متعلق تفصیلی رپورٹیں بھجوانے اور چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات لینے اور ان کی وصولی کے لئے اپنے آپ کو بیدار رکھنے کی توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ انہیں یہ بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔ اور اب بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ جبکہ زعماء کرام ہر ماہ چندہ وقفِ جدید کے حصول کے لئے ہر ممکن جدوجہد بھی کرتے رہتے ہیں تو پھر اُس کا ماہانہ رپورٹ میں کیوں "تفصیلاً" ذکر نہیں کرتے اور رپورٹ میں خانہ قیادت وقفِ جدید میں محض اتنا لکھ کر کہ کام ہو رہا ہے۔ یا صرف کراس مارک لگا کر آپ سمجھ لینا کہ رپورٹ مکمل ہو گئی ہے مناسب نہیں۔ ہر رپورٹ میں تفصیلی اعداد و شمار دینے ضروری ہوتے ہیں تاکہ مرکز آپ کی کارگذاری سے پوری طرح واقف رہے اور دُعا کی تحریک بھی ہوتی رہے۔

ہفتہ وقفِ جدید

دوران سال مختلف اوقات میں جملہ مجالس انصار اللہ اپنی اپنی جگہ ہفتہ وقفِ جدید مناکر بھی چندہ وقفِ جدید کے نئے وعدے لینے اور وصولی کرنے کا اہتمام کرتی رہیں۔

مجالس کراچی۔ لاہور۔ ربوہ۔ لائل پور۔ پشاور۔ جھنگ صدر۔ سرگودھا۔ سرائے عالمگیر۔ بہاول نگر۔ آنبہ۔ مردان۔ حسن پور چک ۱۲۱ ج۔ ب چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا کام خوب محنت سے کرتی رہی ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہر ماہ مرکز میں وصول ہونے والی رپورٹوں کی اوسط ۸۰ رہی ہے۔

سال رواں کے دوران موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹوں اور مرکزی دفتر وقفِ جدید کے ریکارڈ کے مطابق جنوری ۷۲ء تا اکتوبر ۷۲ء وقفِ جدید کے کل وعدہ جات اور ۳۱ر اکتوبر تک کل وصولی بمقابلہ سال گذشتہ کا گوشوارہ ذیل میں درج ہے:۔

گوشوارہ وعدہ جات

نام مد	بجٹ ۱۹۷۱ء	بجٹ ۱۹۷۲ء	کمی	بیشی
چندہ بالغان	۱,۴۲,۷۰۱	۱,۲۶,۶۶۷	۱۵,۰۳۴	-
چندہ اطفال	۳۴,۱۳۵	۲۶,۴۹۰	۷,۶۴۵	-
میزان	۱,۷۶,۸۳۶	۱,۵۴,۱۵۷	۲۲,۶۷۹	-

گوشوارہ وصولی

نام مد	وصولی از بجٹ ۱۹۷۱ء	وصولی از بجٹ ۱۹۷۲ء	کمی	بیشی
چندہ بالغان	۱,۲۳,۱۶۱	۱,۰۹,۲۴۵	۱۳,۹۱۶	-
چندہ اطفال	۱۵,۴۲۰	۱۴,۶۰۶	۸۱۴	-
میزان	۱,۳۸,۵۸۱	۱,۲۳,۸۵۱	۱۴,۷۳۰	-

اس سلسلہ میں آخر میں خاکسار التماس کرتا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کو اس قدر اہمیت دی تھی کہ فرمایا تھا کہ خواہ آپ کو اپنے مکان اور کپڑے اور اثاثہ بیت تک بیچنے پڑیں۔ آپ بہرصورت اسے کامیاب بنائیں گے۔

اب آپ دیکھ لیں کہ اپنے محسن و محبوب آقا رضی اللہ عنہ کے احسانات کی شکرگذاری حضور سے ہماری والہانہ محبت اور اخلاص کا کیا تقاضا ہے۔

قیادتِ تجنید

قیادت تجنید کے ذمہ دو کام ہیں (۱) چالیس یا چالیس سے زائد سال کی عمر کے ہر احمدی دوست کو مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل کرنا۔

(۲) اندرون و بیرون پاکستان میں جہاں جہاں مجالس قائم نہیں ان کے قیام کی کوشش کرنا۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے دوران سال مختلف ناظمین اضلاع و مقامی کو بذریعہ اخبار، سرکلر، تقاریر اور خطوط تحریک کی گئی اور بیرون پاکستان مشنوں کو خطوط بھی لکھے گئے۔ اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۴ دسمبر کو ان خدام کی فہرست جو امسال انصار اللہ میں شامل ہو رہے تھے ملنے پر تمام متعلقہ مجالس کو ان کے اسماء معہ پتہ جات بھجوائے گئے تاکہ وہ انہیں اپنی اپنی مجالس میں شامل کر لیں۔

ان مساعی اور ناظمین کی کوششوں اور بھرپور تعاون کی وجہ سے خدا کے فضل سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے اور امسال اندرون پاکستان ۲۲ نئی مجالس قائم ہوئیں اور بیرون پاکستان ۱۔ اس طرح اب اندرون پاکستان مجالس کی کل تعداد ۷۵۸ اور بیرون پاکستان ۹ ہو گئی ہے۔ اور ۳۶۵ نئے اراکین نے شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں خاکسار تمام ناظمین اضلاع و مقامی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ واپس جا کر یہ کوشش فرمائیں کہ ان کے ضلع یا شہر میں کوئی ایسی جگہ نہ ہو جہاں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہو اور وہ قائم نہ ہوئی ہو اور کوئی ایسا احمدی اس مجلس کا رکن بننے سے نہ رہ جائے جس کی عمر چالیس سال سے زائد ہو۔

قیادتِ ایثار

شعبہ ایثار کے ماتحت مریضوں کی عیادت اور قابل امداد مریضوں کی علاج معالجہ میں مدد کرنا۔ یتیم اور بیوگان کی خبرگیری غرباء اور مستحق احباب کی مالی مدد اور ان کی حالت بہتر بنانے کیلئے کوشش کرنا۔ اسی طرح انسداد ملیریا کیلئے محکمہ ملیریا کے تعاون سے اپنے حلقہ میں سپرے وغیرہ کا انتظام کرنا اور اپنے ماحول کی صفائی نیز شجرکاری کے موقع پر شجرکاری میں حصہ لیکر ملکی جنگلات میں اضافہ کرنا ہے۔

رپورٹوں کے مطالعہ سے مجالس کی شعبہ ایثار کی کارکردگی کے مندرجہ ذیل اعداد و شمار ہمارے سامنے آتے ہیں:-

(ا) تعداد مریض جن کی عیادت اور علاج معالجہ میں مدد کی گئی۔	۳۹۲۸	افراد
(ب) تعداد یتامیٰ جن کی خبرگیری اور مالی مدد کی گئی۔	۱۸۴	"
(ج) تعداد بیوگان جن کی امداد کی گئی	۱۵۴	"
(د) تعداد غرباء و مستحقین جن کی مالی اور ملازمت وغیرہ دلانے میں مدد کی گئی۔	۷۹۴	"
(ھ) اعداد مجالس جنہوں نے انسداد ملیریا کے لئے اپنے حلقہ میں کام کیا۔	۹	مجالس
(و) تعداد شجرکاری	۲۱۴۳	اشجار
(ز) مقدار جنس (غلہ) جو بطور امداد تقسیم کی گئی۔	۶ من ۲۰ سیر	غلہ

(س) مقدار نقدی جو شعبہ ایثار کے کاموں کے لئے مجالس نے خرچ کیں۔ ۰۰ — ۱۲٫۰۶۳ روپے

ایک مجلس نے ایک دیگ چاولوں کی پکوا کر ہسپتال میں مریضوں کے لئے بھجوائی۔ رپورٹوں کے جائزہ سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ شعبہ ایثار میں امدادی رقوم خرچ کرنے اور مریضوں کی خبرگیری، مستحقین کی امداد کے لحاظ سے مجلس مارٹن روڈ کراچی سب سے آگے ہے۔ اس مجلس نے مبلغ گیارہ ہزار ایک سو پچانویں روپے خرچ کئے۔ دوسرے نمبر پر سرگودھا جس مجلس نے مبلغ ایک ہزار چار سو بتیس روپے خرچ کئے۔ مجلس دہلی دروازہ لاہور تیسرے نمبر پر ہے۔ اس مجلس نے بہبود کے کاموں میں آٹھ صد اکتالیس روپے خرچ کئے۔

دیہاتی مجالس میں سے مجلس حسن پور ضلع لائل پور سب سے اوّل ہے۔ اس مجلس کی تمام رپورٹیں ریکارڈ میں موجود ہیں۔

قیادتِ تحریکِ جدید

(۱) جملہ مجالس انصاراللہ کو تحریکِ جدید کے سالِ نو سے متعلق خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھجوایا گیا۔

(۲) ایک پمفلٹ بعنوان "تحریکِ جدید کی مشکلات۔ اور اُن کے ازالہ کیلئے دُعاؤں اور عمل کی ضرورت" مجالس کو بھجوا کر انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے آگاہ کیا گیا۔

(۳) الفضل میں اس غرض کیلئے چالیس نوٹ شائع کروائے گئے اُن میں سے ایک طویل مضمون تھا جو بعنوان "سالانہ جائزہ" اشاعت پذیر ہوا جس میں سادہ زندگی کا مطالبہ نمایاں کیا گیا۔

(۴) بعض صاحبِ قلم دوستوں کو بھی تحریکِ جدید کے بارہ میں مضامین لکھنے کی دعوت دی گئی چنانچہ اس سلسلہ میں الفضل میں مکرم مولوی غلام رسول صاحب اعوان ناظم ضلع ڈیرہ غازی خاں کا مضمون اشاعت پذیر ہوا۔

(۵) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کی طرف سہ ماہی سرکلرز اور ناظمین اضلاع کی خدمت میں دستی چٹھیوں کے ذریعہ توجہ دلائی گئی۔ اس ضمن میں ناظمینِ اضلاع۔ لاہور۔ لائل پور۔ پشاور۔ لاڑکانہ۔ کراچی۔ جہلم۔ ڈیرہ غازیخاں اور گوجرانوالہ نے علی الترتیب خصوصی تعاون سے ممنون فرمایا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(۶) ماہِ ستمبر میں جماعت کی ذیلی تنظیموں نے عشرہ تحریک جدید منایا جس میں حصّہ لینے کیلئے مجلس انصاراللہ کو ہدایات بھجوائی گئیں۔

(۷) جملہ مجالس کو تحریک جدید کی طرف متوجہ رکھنے کیلئے انکی ماہانہ رپورٹوں کا جائزہ لیکر انہیں مناسب ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔ یہ کام زیادہ تر نائب قائد تحریک جدید مکرم سید جواد علی شاہ صاحب کی نگرانی میں ہوتا رہا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۸) ماہ جنوری ۱۹۷۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں خیرسگالی کے دورہ پر ایک وفد بھجوایا تھا جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ اس طرح ماہ جنوری میں ۸۰ جماعتوں میں جانے اور انصار سے بھی رابطہ قائم کرنیکا موقع ملا۔ بعدہٗ حسب ذیل مجالس میں بھی جانے اور انصار سے بھرپور تعاون حاصل کرنیکا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۱) لاہور کے حلقہ جات:۔ دارالذکر۔ شالامار باغ۔ باغبانپورہ۔ مغلپورہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ دہلی گیٹ۔ اسلامیہ پارک۔ محمد نگر۔ کرشن نگر۔ موضع چھبیل۔ موضع جوڑا (۲) ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ سمبڑیال۔ ڈسکہ۔ بھوپالوالہ۔ پیروچک۔ بڈھال۔
(۳) ضلع جھنگ:۔ ربوہ۔ احمد نگر۔ (۴) ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر۔ فیروزوالہ۔ وزیرآباد۔ چک چھٹہ۔ علی پور چھٹہ۔ حافظ آباد۔ گکھڑ۔ مانگٹ اونچے۔ تمر گڑی۔ (۵) ضلع سرگودھا:۔ سرگودھا شہر۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ (۶) ضلع شیخوپورہ:۔ موضع آنبہ۔

(۷) ضلع لائل پور:۔ لائل پور شہر۔ لاٹھیانوالہ۔ (۸) ضلع جہلم:۔ جہلم شہر۔ محمود آباد۔ منگلا ڈیم۔ کالا گجراں۔ (۹) ضلع گجرات:۔ کھاریاں۔ منڈی بہاؤ الدین۔ لالہ موسیٰ۔ (۱۰) ضلع راولپنڈی:۔ راولپنڈی شہر۔ اسلام آباد۔ گوجرخان۔ (۱۱) صوبہ سرحد:۔ مردان۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد۔

آخر میں مَیں اپنے انصار بھائیوں کے علم میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد لانے کے بعد درخواست کروں گا کہ تحریک جدید کا سال نو شروع ہو چکا ہے۔ نئے سال میں وہ ایک نئے عزم کے ساتھ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی سعی فرمائیں:۔

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اُسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔"

قیادتِ اشاعت

قیادتِ اشاعت کے سپرد دو کام ہیں۔ ایک ماہنامہ انصار اللہ کی تدوین و ترسیل۔ دوسرے مناسب لٹریچر کی اشاعت۔ ان دونوں کاموں کے متعلق اس سال کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

اشاعتِ لٹریچر

ہر چند کہ یہ سال کاغذ کی پہلے سے بھی زیادہ نایابی اور ناقابلِ برداشت گرانی کے باعث اشاعتِ لٹریچر کے اعتبار سے انتہائی ناساز گار تھا تاہم امسال قیادتِ اشاعت کو "مقام خلافت اور اس کی عظمت و اہمیت" کے موضوع پر ۶۰ صفحات پر مشتمل ایک نہایت بیش قیمت اور دیدہ زیب ٹریکٹ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ٹریکٹ اس موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کے بصیرت افروز ارشادات پر مشتمل تھا۔ اسے ایک ہزار بیالیس (۱۰۴۲/-) روپے کے مصرف سے بہت قیمتی آرٹ پیپر پر آفسٹ پرنٹنگ کے ذریعہ پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کرا کے ڈاک کے ذریعہ مجالس کو بھجوایا گیا۔ اس طرح ڈاک پر بھی ایک معقول رقم خرچ ہوئی۔ یہ ٹریکٹ وقت کی ایک اہم ضرورت کے پیشِ نظر اپنے نہایت بیش قیمت مواد اور اپنی مخصوص ترتیب کی وجہ سے بہت پسند کیا گیا اور مجالس نے اس سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھایا۔ تین ہزار کی تعداد میں تو یہ ٹریکٹ اشاعت کے فوراً بعد مجالس کو بھجوا دیا گیا۔ بعد ازاں دوران سال بھی جن مجالس یا احباب کی طرف سے مطالبات موصول ہوتے رہے انہیں مطلوبہ تعداد میں ٹریکٹ بھجوائے جاتے رہے۔

ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ "انصار اللہ" اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اپنی عمر کے بارہ سال پورے کر چکا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ امسال انتہائی ناساعد حالات اور چند ایک مجالس کے سوا اکثر و بیشتر مجالس کی طرف سے عدم تعاون کے باوجود ماہنامہ "انصار اللہ" حتی المقدور محنت سے مرتب کر کے ماہ بماہ باقاعدگی سے شائع کرنے کی توفیق ملی۔

امسال بھی ماہنامہ کی افادیت میں اضافہ کرنے کی غرض سے بعض نئے اصحاب کا قلمی تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ اُن معروف اہل قلم کے علاوہ جو شروع ہی سے ماہنامہ کو اپنے قیمتی رشحاتِ قلم سے نوازتے چلے آ رہے ہیں، امسال جن نئے اصحاب کا قلمی تعاون حاصل ہوا ان میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد۔ فاضل اناجیل مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور۔ مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب لاہور۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سمن آباد لاہور۔ مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی۔ مکرم ملک نصیر احمد صاحب ناظم آباد کراچی۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب لائل پور۔ اور مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب لائلپور شامل ہیں۔ ایک سال کے دوران اتنے نئے اصحاب کے قلمی تعاون کا میسر آنا بہت خوشکن امر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انسانی فطرت تازہ بتازہ نشانات دیکھنا چاہتی ہے
اس قدر نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر کئے ہیں کہ نشانوں کی بارش ہو رہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

(۱) ''انسانی فطرت تو تازہ بتازہ نشانات دیکھنا چاہتی ہے - مجھے ان خشک موحدوں پر افسوس ہی آتا ہے جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اب خوارق کا کوئی نشان نہیں اور نہ ان کی ضرورت ہے - خشک زندگی سے تو مرنا بہتر ہے - اگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کو بند کر دیا ہے اور قفل لگا دیا ہے تو پھر اھدنا الصراط المستقیم کی دعا تعلیم کرنے کی کیا ضرورت تھی - یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک شخص کی مشکیں باندھ دی جاویں اور پھر اس کو ماریں کہ اب تو چل کر کیوں نہیں دکھاتا - بھلا وہ کس طرح چل سکتا ہے - فیوض و برکات کے دروازے تو خود بند کر دئے اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا ہر روز نماز میں کئی مرتبہ مانگا کرو - اگر قانون قدرت یہ رکھا تھا کہ آپؐ کے بعد معجزات اور برکات کا سلسلہ ختم کر دیا تھا اور کوئی فیض اور کوئی برکت کسی کو ملنا ہی نہیں تھی تو پھر اس دعا سے کیا مطلب ''

(الحکم ۱۳ مئی ۱۹۰۳ء)

(۲) ''یہ بات بھی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے کہ کیا مدعی کے اپنے ہاتھ پر کوئی نشان اس کی تصدیق کے لئے ظاہر ہؤا ہے یا نہیں؟ اس کے لئے میں کہتا ہوں کہ اس قدر نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر کئے ہیں کہ ان کی تعداد ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے - اور اگر میری جماعت کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا جائے تو میں امید نہیں کرتا کہ کوئی شخص ایک بھی ایسا نکلے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا - اور پھر یہ کہ نشانوں کی بارش ہو رہی ہے''

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں طبع ہؤا